# Al-Milal: Journal of Religion and Thought (AMJRT)

Volume 2, Issue 2
ISSN (Print): 2663-4392
ISSN (Electronic): 2706-6436
ISSN (CD-ROM): 2708-132X
Issue: http://al-milal.org/journal/index.php/almilal/issue/view/5
URL: http://al-milal.org/journal/index.php/almilal/article/view/82
Article DOI: https://doi.org/10.46600/almilal.v2i2.82

AMJRT
Tayyaba Razzaq


**Title** Dietary Laws about Animals in Semitic Religions: An Analytical Study


**Author (s):** Tayyaba Razzaq



**Received on:** 09 April, 2020
**Accepted on:** 31 May, 2020
**Published on:** 25 December, 2020

**Citation:** Razzaq, Tayyaba, "Dietary Laws about Animals in Semitic Religions: An Analytical Study," *Al-Milal: Journal of Religion and Thought* 2 no. 2 (2020): 258-287.

**Publisher:** Pakistan Society of Religions



Click here for more

**AMJRT 2:2 (2020) pp. 258-287** **ISSN: 2663-4392**

# سامی ادیان میں جانوروں کی حلت وحرمت کے متعلق احکامات کا تجزیاتی مطالعہ

# *Dietary Laws about Animals in Semitic Religions: An Analytical Study*

طیبہ رزاق *

**Abstract**

*Dietary rules and regulations may govern particular phases of the human life cycle and may also be associated with special events. Dietary Laws are grounded into the religious thought, and anyone expects logical clarifications for the continuation and determination of these rules in light of the respective religious tradition. The Semitic religions: orthodox Jews, Christians and Muslims have undoubtedly directed their adherents about the foodstuff "meat" with particular terms and conditions. This study attempts to define the similarities and differences between Halal and Kashrut (Kosher) in the light of their religion's commandments. The study confined to the Holy Scriptures. A comparative approach has been applied to these dietary practices. Moreover, it was found that Halal constitutes a different dietary law (Shariah) than Kashrut and vice versa. Even though similarities are found but it does not permit for the statutes to be usually supposed as reflection of each other. This analytical work will provide theoretical orientation; make reference to relevant theoretical and empirical literature for adequate clarification and comprehension where needed. To avoid pointless details, only the verse number mentioned in footnotes and extracted commands are just mentioned in the article. Qualitative research methodology has been adopted about the dietary laws about animals in Semitic Religions.*

**Keywords**: Semitic Religions, dietary laws, Shariah, Halal, kashrut, kosher

*پی ایچ ڈی اسکالر شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب،لاہور، پاکستانtayyaba.szic@pu.edu.pk۔

## تمہید

عقائد و احکامِ یہودیت وعیسائیت مخصوص اصول و ضوابط پر مبنی ہونے کی بجائے ہزارہا سال پر محیط پیچیدہ ایمانیات کا ارتقائی نظام ہیں، ان کے عقائد و احکام کی حالیہ شکل تاریخ میں رونما ہونے والے نظریاتی و فکری تغیرات کا نتیجہ ہے۔ ان احکام کو وضع کرنے والے علماء فلاسفروں و مفکروں نے ذاتی فہم و فراست سے ان احکام کا تجزیہ کیا اور تراجم اپنے پیروکاروں کو پیش کیے تا کہ ہر دور کے ماننے والوں میں ان سے متعلق فکری سوالوں کا جواب دے کر انہیں مطمئن کیا جاسکے، چنانچہ جانوروں کی حلت و حرمت کے احکام یہود و نصاریٰ کی فکری و نظریاتی ارتقائی تاریخ کا ثبوت ہیں[1] در پیش حالات اور ضرورتِ وقت کے مطابق جانوروں کی حلت و حرمت کے متعلق احکام کی تشریح کر لی گئی جو ہر یہودی کی فکری، نظریاتی و روحانی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے پیش کئے گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ یہودیت میں توریت کے علاوہ کتب مقدسہ کا طویل سلسلہ ہے جو یہودی تعلیمات میں بنیادی مقام رکھتا ہے[2]۔ جبکہ عیسائیت میں عہد نامہ عتیق تسلیم شدہ ہے مگر بالعموم جانوروں کی حلت و حرمت کے متعلق کوئی خاص التزام اختیار نہیں کیا گیا۔

تورات کی روایات کے مطابق خداوند نے بنی نوع انسان کو اپنی شبیہ کے مطابق پیدا کیا ہے اور بقیہ مخلوق پر انسان کو غلبہ اور تحکم عطا کیا ہے۔ اسلام میں بھی یہی نقطہ نظر ہے کہ اللہ نے انسان کو فطرت سلیمہ پہ پیدا کیا ہے اور ساری مخلوق پر فضیلت عطا کی ہے یہی تسلط کی اصطلاح عیسائی متقدمین نے استعمال کی تھی جس کا مطلب تھا کہ بنی نوع انسان کو جانوروں پر تحکمت حاصل ہونی چاہیے۔ عیسائی عقیدہ کے مطابق جانوروں کے جسم میں روح نہیں ہوتی[3] نیز بائبل کے مطابق ہفتہ کے پانچویں دن چرند پرند تخلیق کیے گیے زمینی جانداروں کی جنس کے موافق جنگلی جانوروں، چوپائے اور رینگنے والے جاندار اور جنگلی جانور اُنکی جنس کے موافق پیدا کیا[4] اور زمین کے جانوروں اور ہوا کے کُل پرندوں اور زمین پر رینگنے والے ہیں جن میں جان ہے ہری بوٹیاں کھانے کو دیتا ہے[5] بائبل

[1]David S. Ariel, *What do Jews believe*? (New York: Schocken Books, 1995) 7.

[2]عبد الوحید خان، **عیسائیت، انجیل اور قرآن کی روشنی میں** (لاہور: اسلامک پبلیکیشنز پرائیویٹ لمیٹڈ، 1987ء)، صفحہ نمبر 20

Abdul Wāhīd khan, *Esaīyāt Enjīīl or Qur'ān kī Roshnī Mein,* (Lahore: Islamic Publications Private Limited, 1987),20

[3]پیدائش 6;1

Genesis 1:6

[4]پیدائش 1:24

Genesis 1:24

[5]پیدائش 1:1۔30

Genesis 1:1-30

کے مطابق اللہ نے چرند پرند اور کیڑوں مکوڑوں کی مٹی سے تخلیق کی اور ان کو آدم نے جو نام دیا وہی اس کا نام ٹھہرا[6] مزید یہ کہ خدا نے چرند پرند سب جانداروں کو مٹی سے تخلیق کیا مگر ان سب کی پانی سے تخلیق کا بائبل میں کوئی ذکر نہیں ہے۔البتہ آبی جانداروں کو صرف پانی سے بنایا اور پانی ان کے لیے حیات زندگی ہے[7] جبکہ اسلام کے مطابق اللہ نے ہر چلنے پھرنے والے (جاندار) کی پیدائش (کی کیمیائی ابتداء) پانی سے فرمائی، پھر ان میں سے بعض وہ ہوئے جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں اور ان میں سے بعض وہ ہوئے جو دو پاؤں پر چلتے ہیں، اور ان میں سے بعض وہ ہوئے جو چار (پیروں) پر چلتے ہیں، اللہ جو چاہتا ہے پیدا فرماتا رہتا ہے، بیشک اللہ ہر چیز پر بڑا قادر ہے۔[8] دنیا میں اللہ تعالیٰ نے جو جانور پیدا کیے ہیں، ان میں سے بعض کھانے کے ہیں اور بعض کھانے کے نہیں ہیں۔یہ دوسری قسم کے جانور اگر کھائے جائیں تو اس کا اثر چونکہ انسان کے تزکیہ پر پڑتا ہے۔

## سابقہ تحقیقات کا جائزہ

جانوروں کی حلت و حرمت کے متعلق بنیادی احکامات کتب سماویہ یعنی تورات و انجیل اور قرآن میں تفصیلا بیان ہوئے ہیں تورات و انجیل کے علاوہ تالمود[9] میں بھی احکامات تفصیلا بیان ہوئے علاوہ ازیں ہلاخا[10] کے قوانین اہل یہود کے ہاں واجب

---

[6] پیدائش 19:1

Genesis 1:19

[7] نعیم اختر سندھو، **اسلام اور مسیحیت میں غلط فہمیوں کا ازالہ** (لاہور: سپر فینسی پبلشرز، 2017ء)، 96۔

Naeem Akhter, *Islam or Maseehiyat mein Ghlatfihmiounka Aāzlā*, (Lahore: Super Fancy Publishers, 2017).96

[8] القرآن 24: 44,45

Al-Quran :44-45

[9] تالمود یا تلمود اسرائیلی فقہ ہے جس کی بنیاد سابقہ کتب پر ہے اور جس کی ترتیب ابواب پر قائم کی گئی ہے۔یروشلم کی تباہی کے بعد تالمود کے نسخے پانچویں صدی عیسوی میں یہودی تعلیمات کے مراکز طبریہ (فلسطین) اور بابل میں مرتب ہوئے۔ Fuss, Abraham M. (April 1970)"Review Encyclopedia Talmudica" Encyclopedia Talmudit, (Israel: Publisher, 1981), 349.

[10] یہودیت کے رسوم و رواج سماجی و مذہبی کی اساس قانونِ یہودیت ہلاخا، (عبرانی لفظ بمعنی جس راہ پر چلا جائے) پر ہے۔جو دراصل ایک مجموعہ قوانین ہے جو فرامین خداوندی بشارت ہائے الہامی اور اجتہادہائے ربانیین پر مشتمل ہے۔ہلاخا نا صرف مذہبی معاملات پر راہنمائی فراہم کرتا ہے بلکہ روزمرہ کی زندگی کے بارے میں بھی واضح ہدایات دیتا ہے مثلاً لباس، کھانا اور صدقہ و خیرات، اجتماعی اور خصوصا ذاتی معاملات و تقریبا تمیں اانداز و طریقہ کار کیا ہونا چاہیئے؟ وغیرہ۔ہلاخا خدا کی شکر گزاری کا جذبہ پیدا کرتا ہے، یہودی شناخت کا احساس فراہم کرتا ہے اور روزمرہ کی زندگی میں طہارت و پاکیزگی کا مجموعہ قوانین ہے۔

التقلید ہیں-سورۃ المائدہ اور سورہ النحل کی متعدد تفاسیر جیسے شمس الدین القرطبی کی الجامع الاحکام القرآن[11]، جصاص، ابو بکر احمد بن علی الرازی کی احکام القرآن[12] اور علامہ آلوسی کی روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی[13] جانوروں کی حلت و حرمت کے متعلق بنیادی مصدر کی حیثیت رکھتی ہیں نیز کتب ستہ میں بھی صریح احکامات موجود ہیں مذکور عنوان پر سابقہ کتب میں احکام و مسائل بیان ہیں جن میں محمد بن موسی بن عیسی الدمیری-حیات الحیوان الکبری[14]، امین معلوف امین باشا-معجم الحیوان[15]، کیپٹن، ڈاکٹر محمد اشفاق کی کتاب امور حیوانات[16]، مولانا عبد الماجد دریابادی کی کتاب حیوانات قرآنی[17] شامل ہیں، متعدد انگریزی کتب بھی لکھی گئ؛ جن میں بلیچ زوشے یوسف کی Kosher FoodProduction[18]، چودھری محمد اور میاں ریاض کی Halal Food Production[19] اور کنگر شوکر کی Food and culture[20] اہم کتب ہیں-مقالہ جات میں

---

[11] امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدین القرطبی، **تفسیر الجامع لأحکام القرآن** (ریاض: دار عالم الکتب، 1423ھ)۔

Al-Qutabi, Abū ‘Abd Allāh, Muḥammad b. Ahmad,(n.d). *Al-Jāmiʿ li Aḥkām- al-Qurān.* (Bayrūt; Dārihyā al-Turāth al-‘Arabi,1423 A H)

[12] ابو بکر احمد بن علی جصاص الرازی، **الأحکام القرآن** (بیروت: دار الاحیأ التراث العربی، 1405ھ)۔

Al-Jaṣṣaṣ, Abū bakr .(1405 AH).*Ahkām Al-Qur'ān,* Ed: Muhammad al-Sādiq Qāmhavi,( Bayrūt: Dārihyā al-Turāth al-‘Arabi,2001)

[13] علامہ شہاب الدین محمود آلوسی بغدادی، **روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی** (بیروت: دار الثقافہ، 1383ھ)۔

Shihab ad-Din Sayyid Mahmud ibn Abd Allah al-Husayni al-Ālusi, *Ruh Al Māni Fi Tafsir Al Qurān Al Azim Wā Sabā Al Masāni* ((Byroot: Dārul zāqāfāh, 1383 A H.)

[14] محمد بن موسی بن عیسی الدمیری، **حیات الحیوان الکبری** (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1424ھ)۔

Muhammad b. Moosa b. Eesā al D*ā*meeri, *Hyātul Hywānul Kubrā,* (Byroot: Dārul kitābūl Ilmiy*ā*, 1424 H.)

[15] امین معلوف امین باشا بن فہد بن اسعد، **معجم الحیوان** (القاہرہ: ناشر دار الرائد العربي، 1932ء)۔

Amin Maloof Amin bin Bāshā b. fāhad bin Āsad, *Muājamul Hywāān,*(Cairo: Dārul-Rāidul Ārabi, 1932)

[16] محمد اشفاق، **امور حیوانات** (لاہور: چٹان پرنٹنگ پریس، س-ن)۔

Muhammad Ashfaq, Captain Dr, *Umoori Hywānāt,* chtān, (Lahore: Printing Press, N A.)

[17] مولانا عبد الماجد دریابادی، **حیوانات قرآنی** (کراچی: مجلس نشریات اسلام، 2006ء)۔

[18] Zushe Yosef Blech,*Kosher Food Production* (IowaStates: Blackwell Publishing, 2004).

[19] Riaz Mian and Chaudry Muhammad, *Halal Food Production* (New York: CRC Press LLC, 2004).

ٹرآیبگ کا مقالہ Clean and Unclean Meats[21]، حافظ مبشر حسین کا مقالہ حیوانات کی حلت و حرمت؛ فقہاء کی آرا[22] شامل ہے۔ ان میں سے اکثر کتب بالعموم کسی ایک مذہب میں بیان قوانین حلال و حرام کے موضوع پر لکھی گئی ہے ان کتب میں بعض نے مخصوص جانوروں کی حلت و حرمت کو اپنا موضوع بنایا تو کسی نے محض ماکولات پر بحث لی ہے مزید یہ کہ قوانین حلال و حرام میں بھی بعض موضوعات جیسے گوشت اور مشروبات کے متعلق کتب نے سیر حاصل بحث موجود ہے مگر سامی ادیان میں جانوروں کی حلت و حرمت کتب سماویہ کی آیات اور دیگر مذہبی لٹریچر کے تناظر میں تقابل پیش کرنے سے قاصر رہے۔ مقالہ ہذا میں جانوروں کے احکام حلت و حرمت سامی ادیان کی مقدس کتب سماویہ کی آیات اور دیگر مذہبی لٹریچر کے تناظر میں پیش کیے گے ہیں۔ مقالہ ہذا کا موضوع سامی ادیان میں جانوروں کی حلت و حرمت کے متعلق احکام کا تجزیاتی مطالعہ وسعت رکھتا ہے موضوع میں محض الہامی کتب پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ سامی ادیان کی مقدس کتب میں فقہی اور تشریعی لٹریچر موضوع کی ضرورت اور نوعیت کے اعتبار سے پیش کیا گیا ہے۔

## اسلوبِ تحقیق

مقالہ ہذا میں تحقیقی مقاصد کو پورا کرنے کے لیے تقابلی و تجزیاتی منہج تحقیق کو اختیار کیا گیا ہے۔ عملی تحقیق کو تحریری صورت میں لانے کے لیے حاصل شدہ مواد کو تقابلی اور تجزیاتی اسلوب تحقیق میں بیان کیا گیا ہے۔ غیر ضروری طوالت سے اجتناب کے لیے سامی ادیان میں جانوروں کی حلت و حرمت کیا حکام آیات کا ملخص نکال کر تحریر کیا گیا ہے اور آیات کا حوالے فٹ نوٹ میں تحریر کیا گیا ہے۔

## سامی ادیان میں جانوروں کی حلت و حرمت کے متعلق احکام

[20]KittlerPamela Goyan and Sucher Kathryn, *Food and culture* (New York: Thomson Wadsworth, 2004).

[21]Trey Big D,*Clean and Unclean Meats*: *A Matter of Health, What Does the Bible Teach About Clean and Unclean Meat*(Cincinnati: The United Church of God, 2002).

[22]حافظ مبشر حسین، "حیوانات کی حلت و حرمت: فقہاء کی آراء"، **فکر و نظر** 50 نمبر۔1 (2012)۔

Hafiz Mubashar Hussain, “Hywanaat ki Hillat-o-Hurmat: Fuqaha ki Ara ,” *Fikr-o Naẓar* 50, no. 1 (2012): 29-58

اللہ تعالی نے اپنے نبیوں کے ذریعے مجموعی احکام میں بتایا کہ سؤر، خون، مردار[23] اور خدا کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیے گئے جانور بھی کھانے کے لیے پاک نہیں ہیں اور انسان کو ان سے پرہیز کرنا چاہیے۔ موسوی شریعت کے مطابق کوشر[24] اہل یہود کا قانون حلت و حرمت[25] ہے موسوی شریعت کے مطابق ذبیحے (جانوروں) اور نذر کی قربانیاں عبادت کا سب سے اہم حصہ تھیں[26]۔ ان سب کو اس مرکزی مقام مقدس یروشلم میں چڑھانا لازم تھا۔ یہ قربانیاں مختلف قسم کی تھیں متفرق نیتوں کے سبب جانوروں کی قربانی چڑھاتے تھے۔ کتاب مقدس کے پہلے باب کے مطابق انسان خدا کی عبادت کرتا ہے اور عبادت کے پہلے افعال میں قائن اور ہابل کے ہدیات کا ذکر ہے-[27] جو ہدیہ قبول کیا گیا وہ جانور کی قربانی تھی۔ رفتہ رفتہ خدا کا مکاشفہ بڑھتا گیا۔ حضرت نوح کے طوفان سے پہلے لوگ قربانی کے ساتھ دعا بھی کرتے تھے مگر طوفانِ نوح کے بعد عبادت کے خاص مقامات مقرر ہو گئے[28] مجموعی طور پر کلام اللہ (بائبل) میں قربانیوں کے تین درجات ہیں۔ ان میں سوختنی قربانی جو روزانہ کی جاتی تھی گناہ اور خطا و رسلامتی کی قربانیاں شامل ہیں۔ اس میں تمام ذبیحہ یا ہدیہ خدا کو نذر کیا جاتا تھا مقصد خدا کے ساتھ پر امن تعلقات اور کفارہ یا گناہوں کو ڈھانکنے کے لئے چڑھائی جاتی تھیں اسی طرح اسلام میں بھی اللہ کی رضا و خوشنودی، محبت اور شکر کا اظہار کرنا مقصود ہے۔

---

[23]"The Seven Noachide Laws, "*Jewish Virtual Library*, retrieved from http://www.Jewishvirtuallibrary.org, accessed on 2 April 2020

[24] کوشر (عبرانی زبان کا لفظ) ہے یہ اصطلاح خاص طریقہ ذبح سے متعلقہے جو جائز یا حلال چیزوں کے لیے استعمال ہوتا ہے جس میں حلال جانور کا خون، چربی اور اعصاب کا کھانا حرام ہے، کوشریت یا کوشر ہونا یہودیت کے سماجی اور مذہبی اعتقادات کا ایک اہم ترین جزو ہے۔ اس سے مراد ایسا گوشت کھانا جو شرعی قوانین کے تحت مذبوح ہو۔ یعنی جس طرح اسلام میں حلال گوشت کا مقام واہمیت ہے بعینہ کوشر یہودیت میں مقام رکھتا ہے۔ مزید مطالعہ ملاحظہ ہو:

Blech Zushe Yosef,*Kosher Food Production* (Iowa States: Blackwell Publishers, 2004).

[25]Regenstein J.M. and Regenstein CE,"An Introduction to the Kosher (Dietary) Laws for Food Scientistsand Food Processors," Food Techno 33 no. 1 (1979):89-99.

[26] Rashbam, *Halakha*, Commentary to Leviticus 11:3

[27] پیدائش 3,5:4

Genesis 4:3-5

[28] "The Seven Noachide Laws,"*Jewish Virtual Library*, retrieved from www.Jewishvirtuallibrary.org, accessed on 22- April 2020

حیوانات[29] کی حلت و حرمت شریعت کا اہم موضوع ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم نے متعدد مقامات پر پورے حصر کے ساتھ فرمایا ہے بعض روایات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچلی والے درندوں، پنجہ والے پرندے جو اچک کر چونچ سے پکڑلے ور پالتو گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ اور حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام سے کلام فرمایا کہ بنی اسرائیل سے کہو کہ زمین کے سب چوپایوں میں سے یہ وہ حیوان ہیں جنہیں تم کھاسکتے ہو؛ سب جانور جن کے پاؤں الگ اور چرے ہوئے ہیں اور وہ جگالی کرتے ہیں تم انکو کھاؤ مگر جو جگالی نہیں کرتے ہیں یا جن کے پاؤں الگ ہیں ان میں سے تم ان جانوروں کو نہ کھانا۔ اونٹ کیونکہ وہ جگالی کرتا ہے پر اسکے پاؤں الگ نہیں وہ تمہارے لئے ناپاک ہے۔ اور وَبْر کو کیونکہ وہ جگالی کرتا ہے پر اس کے پاؤں الگ نہیں وہ بھی تمہارے لئے ناپاک ہے۔ اور خرگوش کو کیونکہ وہ جگالی تو کرتا ہے پر اس کے پاؤں چرے ہوئے نہیں وہ بھی تمہارے لئے ناپاک ہے اور خنزیر کو کیونکہ اسکے پاؤں الگ اور چرے ہوئے ہیں پر وہ جگالی نہیں کرتا۔ وہ بھی تمہارے لئے ناپاک ہے۔ تم ان کا گوشت نہ کھانا اور ان کی لاشوں کو نہ چھونا۔ وہ تمہارے لئے ناپاک ہیں[30]۔ خون[31]، اور مردار[32] بھی انکے ہاں حرام ہیں- چھ مسیحی گروہوں کے عقائد کے مطابق پرانے عہد نامہ سے متعلق عام مذہبی اور روحانی نظریے کے برعکس یہودیت میں جانوروں کی قربانی (قربونوت) گناہوں کا کفارہ تھی اور اس کے اعمال بہت ہی پیچیدہ تھے۔[33] اور چند ایسے احکامات حلت و حرمت بھی تھے جو مخصوص و محدود حالات سے متعلق تھے اور ان کا اطلاق اس بات کا متقاضی تھا کہ قوانین اور روایات کے تحت احکامات حلت و حرمت یا وجوب صادر ہو جائے

[29] عربی زبان میں لفظ حیوان، ''حیاۃ'' سے مشتق ہے اور حیاۃ سے مراد حقیقی وجود ہے جو زندگی سے مشروط ہے، قرآن حکیم انسانوں کے علاوہ باقی جانداروں کے لیے دآبۃ کی اصطلاح استعمال کی ہے جو درندوں کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔

[30] احبار 1:1۔8

Leviticus 1:1-8

[31] احبار 13:3

Leviticus 3:13

[32] استثناء 21:41

Deuteronomy 41:21

[33] Maimonides Moses, *Guide for the Perplexed,* ed. M. Friedlander (New York: EP Dutton, 1904), 311.

اسلام میں بنیادی حکم پاکیزہ کھانے کا ہے۔يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُلُواْ مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ[34] اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں۔ اسلام میں حرام جانوروں میں سب سے پہلے مردار جانور حرام ہے حتی کہ اس میں سے صدقات بھی ممنوع ہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيكُمُ المَيتَةَ[35] مردار حرام کیا گردن سے بہنے والا خون حرام ہے ‘بجز اس کے کہ وہ مردار (اپنی موت مرا ہوا) جانور ہو یا بہتا ہوا خون[36] سور کا گوشت بھی حرام ہے- یہ تینوں چیزیں اس لیے حرام قرار دی گئی ہیں کہ یہ ناپاک ہیں ان میں سے کھائی جانے والی ہر چیز "نجس" ناپاک ہے۔ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ[37] تمھارے لیے چرنے والے چوپائے حلال کیے گئے ہیں، حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ -- اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ[38] تم پر حرام کیا گیا ہے مُردار، خون، سور کا گوشت، وہ جانور جو خدا کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو، وہ جو گلا گھٹ کر، یا چوٹ کھا کر، یا بلندی سے گر کر، یا ٹکر کھا کر مرا ہو، یا جسے کسی درندے نے پھاڑا ہو- سوائے اس کے جسے تم نے زندہ پا کر ذبح کر لیا- اور وہ جو کسی آستانے پر ذبح کیا گیا ہو اسی طرح ہر وہ درندہ بھی حرام ہے جو کچلی سے شکار کرتا اور چیر پھاڑ کرتا ہو‘ مثلاً بھیڑیا اور کتا وغیرہ۔ گویا حلال وہ جانور جو اللہ کے نام پر ذبح کیا جاے اور جو بتا دیے گئے ہیں۔ روایت ہے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ سَمُّوا عَلَيْهِ أَنْتُمْ وَكُلُوهُ قَالَتْ وَكَانُوا حَدِيثِي عَهْدٍ بِالْكُفْرِ. ہے "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ زمانۂ کفر کے قریب کی بات ہے کچھ لوگ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہم ایسے لوگ ہیں جن کے پاس

---

[34] القرآن 2:172

[35] تم پر مردار (یعنی بغیر شرعی ذبح کے مرنے والا جانور) حرام کر دیا گیا ہے اور (بہایا ہوا) خون اور سؤر کا گوشت اور وہ (جانور) جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو۔ القرآن 173:2

Al-Quran 2:173

[36] القرآن 6: 145

Al-Quran 6:145

[37] بھیمۃ بمعنٰی چرندے اور چوپائے انعام کا لفظ مویشیوں کے لیے 24 مقامات پر علیحدہ علیحدہ حیثیتوں میں استعمال ہوا ہے۔ انعام چند مخصوص چوپایوں کے ساتھ خاص ہے جبکہ بہائم تمام چرنے والے جانوروں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ کیجیے تفصیل: القرآن 3: 141 القرآن 4 : 911 القرآن 6: ا136-139، القرآن: 7: 197 القرآن 24:10 القرآن: 66:16، القرآن 22: 34

Al-Quran 3:141, 4:911, 6:136-139, 7:197, 24:10, 16:66, 22:34,

[38] القرآن 5:3-4؛ القرآن 28:22

Al-Quran 5:3-4 , 22:28

گوشت آتا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں۔ ارشاد ہوا کہ تم اس پر بسم اللہ پڑھ کر کھا لیا کرو۔[39] ایک اور روایت اس روایت کی تائید کرتی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایاجَائَتْ الْيَهُودُ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالُوا: نَأْكُلُ مِمَّا قَتَلْنَا وَلَا نَأْكُلُ مِمَّا قَتَلَ االلهُ فَأَنْزَلَ االلهُ {وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ اسْمُ اِاللهِ عَلَيْهِ} إِلَى آخِرِ الْآيَةِ[40]حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہودی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: جس جانور کو ہم قتل کرتے ہیں آپ اسے تو کھا لیتے ہیں لیکن جس جانور کو اللہ قتل کرتا (مارتا) ہے اسے نہیں کھاتے۔ تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: اور تم اس (جانور کے گوشت) سے نہ کھایا کرو جس پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ ابو ادریس خولانی نے حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دانتوں سے پھاڑ کر کھانے والے ہر درندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے[41] نبی ﷺ نے کچلی سے شکار کرنے والے تمام درندوں[42] اور پنجے سے شکار کرنے والے تمام پرندوں کو حرام قرار دیاہ۔ سابقہ مذاہب میں مذہبی پیشوائیت نے

---

[39] عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذُكِرَ اسْمُ اِللهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ سَمُّوا عَلَيْهِ أَنْتُمْ وَكُلُوهُ قَالَتْ وَكَانُوا حَدِيثِي عَهْدٍ بِالْكُفْرِ. **ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، السنن**، کتاب الذَّبَائِحِ وَالصَّيْدِ، باب تلا بسماللہ علیالذبیحہ (ریاض: دارالسلام للنشر والتوزیع، 1999ء)، حدیث: 3174، 2: 1095۔

Ibn Mājah, Muhammad b. Yazīd. *Sūnan Ibn Mājah*,(Beirūt: Dar Ahya-al-Kitab-al-Arbiah, N.D)2:1095

[40] ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی، **السنن**، کتاب الذَّبَائِحِ الااہل الکتبباب النھی عن اکل السباع (بیروت: دارالاحیاالتراث الاسلامی، 1421ھ)، حدیث 3: 101، 2819۔

Abū Dāwūd, Sulaimān b. Ash'ath. *Sunan Abū Dāwūd*. (Beirūt: Al-Maktabā al Asriah, n.d)3:101

[41] محمد بناسماعیلبخاری، **الجامعالصحیح**، کتاب الذَّبَائِحِ وَالصَّيْدِباب كُلِّ ذِي، باب نَابٍ مِنْ السِّبَاعِ (ریاض: دارالسلامللنشر والتوزیع، 1999ء)، حدیث: 5530، 5: 2102۔، مزید عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنْ السِّبَاعِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ. ابن ماجہ، **السنن**، کتاب الصید، باب كُلِّ ذِي نَابٍ مِنْ السِّبَاعِ، حدیث 3233، 2: 1077

Al-Bukhārī, Muhammad b Ismāīl.*Al-Jami' al-Ṣaḥiḥ*. Labnan: Dār -e- Āhyā -ul-Trās- Al- Ārbi, Bayrūt,1987) 2:202. Ibn Mājah, Muhammad b. Yazīd. *Sūnan Ibn Mājah*,(Beirūt: Dar Ahya-al-Kitab-al-Arbiah, N.D)2:1077

[42] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنْ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنْ الطَّيْرِ. ابن ماجہ، **السنن** (ریاض: دارالسلام للنشر والتوزیع، 1999ء)، الحدیث: 3233، 2: 1077، 3234؛ أبو عبداللہ أحمد بن حنبل، **المسند** (شہر: مؤسسۃ الرسالۃ، 2001ء)، حدیث: 7223، 2: 236؛ مالک بن أنس، **الموطأ** (أبوظبي: مؤسسۃ زاید بن سلطان آل نهيان للأعمال الخيرية والإنسانية، 1425 ھ)، حدیث: 496: 2، 1060؛ ابو داؤد، **السنن**، کتاب الاطعمہ باب النھی عن اکل السباع، (بیروت: دارالاحیاالتراث

حلال و حرام کا اختیار اپنے ہاتھ لے لیا تھا اسی لئے اللہ نے قرآن میں اس کی سختی سے مذمت کی اور اس بات کا واضح الفاظ میں اعلان کر دیا کہ جو اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ انہیں کھانے کی اشیاء کو حرام قرار دینے کا اختیار ہے وہ جھوٹے اور غلط کار ہیں۔

دیگر جانوروں کی تفصیل کچھ یوں بیان ہے۔

## سمندری جانوروں کے احکام

اہل کتاب کیلئے حکم ہے کہ جو جانور پانی میں رہتے ہیں یعنی سمندروں اور دریاؤں وغیرہ ان میں حلال جانوروں میں جن کے پر اور چھلکے ہوں کھانے کی اجازت ہے۔ لیکن وہ سب جاندار جو پانی میں یعنی سمندروں اور دریاؤں وغیرہ میں چلتے پھرتے اور رہتے ہیں لیکن انکے پر اور چھلکے نہیں ہوتے وہ مکروہ ہیں۔ اور وہ مکروہ ہی رہیں گئے۔ انکا گوشت نہ کھانے اور انکی لاشوں سے نفرت کرنے کا حکم ہے۔ پانی کے سب جاندار جن کے نہ پر ہوں اور نہ چھلکے سب مکروہ ہے[43]۔ پانی کے جانداروں کے احکام بیان کرتے ہوئے انجیل نے اس مچھلی کا تزکرہ بھی کیا جسمچھلی نے نبی یونس علیہ السلام کو نگلا تھا اُسے انجیل نے بڑی مچھلی کہا گیا ہے[44] گویا پانی کے جانوروں میں سے اُن مچھلیوں کو کھانے کی اجازت تھی جن کے اوپر چھلکے ہوں[45]۔ دین اسلام میں سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ جانور حلال ہے فرمان الٰہی ہے أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ[46] مزید نبی صلی اللہ علیہ وسلم

---

الاسلامی، 1421ھ)، حدیث: 3800؛ ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی، **الجامع ترمذی**، کتاب الاطعمہ، باب ماجاء فی کراھیہ کل ذی ناب وذی مخلب ((ریاض: دارالسلا مللنشر والتوزیع 1395 )، حدیث: 1479۔

Ibn Mājah, Muhammad b. Yazīd. *Sūnan Ibn Mājah*,(Beirūt: Dar Ahya-al-Kitab-al-Arbiah, N.D)2:1077, Aḥmad bin, Hanbal. Musnad Aḥmad b. Hanbal, Beirūt: Mosasa al-Risālah, 1421 A.H.) 2:236. Abū Dāwūd, Sulaimān b. Ash'ath. *Sunan Abū Dāwūd*. (Beirūt: Al-Maktabā al Asriah, N.D)3800 Tīrmidhī, Muḥammad b. 'Isa. *Jāmi' at-Tirmidhi*, (Egypt: Shirkat Maktaba wa Matbā'tū Mustāfā al Bābi al Ḥalbī, 1395 A .H.)1479

[43] احبار 9:11-12

Leviticus 9:11-12

[44] یوحناہ 17:1

Gospel of John 1:17

[45] احبار 9،11-؛21 استثناء 109:1

Leviticus 11:9,21, Deuteronomy 1:109

[46] القرآن 96:5

Al-Quran 5:96

نے ارشاد فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ جانور حلال ہے[47] پانی کے جانوروں میں صرف مچھلی حلال ہے جو مچھلی پانی میں مر کر تیر گئی یعنی جو بغیر مارے اپنے آپ مر کر پانی کی سطح پر الٹ گئی وہ حرام ہے۔ مچھلی کو مارا اور وہ مر کر الٹی تیرنے لگی یہ حرام نہیں۔ ٹڈی بھی حلال ہے مچھلی اور ٹڈی یہ دونوں بغیر ذبح کیے حلال ہیں۔ جیسا کہ حدیث پاک میں فرمایا کہ دو مردے حلال ہیں مچھلی اور ٹڈی[48]۔ پانی کی گرمی یا سردی سے مچھلی مر گئی یا مچھلی کو ڈورے میں باندھ کر پانی میں ڈالا اور مر گئی یا جال میں پھنس کر مر گئی یا پانی میں کوئی ایسی چیز ڈال دی جس سے مچھلیاں مر گئیں اور یہ معلوم ہے کہ اس چیز کے ڈالنے سے مر گئیں یا جگہ کی تنگی کی وجہ سے مر گئی ان سب صورتوں میں وہ مری ہوئی مچھلی حلال ہے۔ کچھوا خشکی کا ہو یا پانی کا حرام ہے۔ جھینگے کے متعلق اختلاف ہے کہ یہ مچھلی ہے یا نہیں اسی بناء پر اس کی حلت و حرمت میں بھی اختلاف ہے بظاہر اس کی صورت مچھلی کی سی نہیں معلوم ہوتی بلکہ ایک قسم کا کیڑا معلوم ہوتا ہے لہذا اس سے بچنا ہی چاہیے۔[49]

## پرندوں کے احکام

بائبل کی روایات کے مطابق پرندوں میں جو ناپسند ہونے کے سبب سے کبھی کھائے نہ جائیں اور جن سے کراہت کرنے کا حکم ہے وہ یہ ہیں۔ عقاب اور نسر اور ہُما، چیل اور ہر قسم کا عقاب اور ہر قسم کے کوئے اور شتر مرغ اور ابابیل اور ہر قسم کے بڑی نوچ کے کھانے والے پرندے اور اُلو[50]۔ اور قاز اور حواصل اور گدھ اور سب قسم کے بگلے اور ہدہد اور چمگادڑ۔ اسلام میں ہر وہ پنجہ والا پرندہ بھی حرام ہے جو پنجے سے شکار کرتا ہو مثلاً چیل، شکرا، عقاب اور باز وغیرہ۔ کوا جو مردار کھاتا ہے حرام ہے گویا تمام پنجے سے شکار کرنے والے تمام پرندوں کو حرام قرار دیا ہے۔

---

[47] ترمذی، **الجامع ترمذی**، کتاب الاطعمہ، باب ماجاءفی کراھیہ کل ذی ناب وذی مخلب، جلد ۲ حدیث: 1479۔
Tīrmidhī, Muḥammad b. 'Isa. *Jāmi' at-Tirmidhi*, (Egypt: Shirkat Maktaba wa Matbā'tū Mustāfā al Bābi al Ḥalbī, 1395 A.H.)2:1479

[48] ابن ماجہ، **السنن**، کتاب الاطعمہ، باب الکبد والطحال (بیروت: دارالمعرفۃ، 1395)، حدیث: 3214، 4:419؛ ابی داؤد، **السنن**، کتاب الصید، باب الصید الحیتان والجراد، حدیث 3218، 3: 370۔

[49] امجد علی اعظمی، **بہار شریعت** (کراچی: شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز، 2015ء)، 129۔
Azmī, Amjad 'Alī. *Bahār-e-Sharī 'at*. (Karachi: Maktābāal Madinā old Fruit Market, 2012)129

[50] احبار 27:11
Leviticus 11:27

## حشرات الارض سے متعلق احکام

سب پَروالے اور رینگنے والے جاندار جو چار پاؤں کے بل چلتے ہیں وہ اہل یہود کے لئے ناپاک ہیں۔ لیکن پر دار رینگنے والے جاندروں میں سے جو چار پاؤں کے بل چلتے ہیں ان جاندروں کو یہ کھا سکتے ہیں جن کے زمین کے اوپر کودنے پھاندنے کو پاؤں کے اوپر ٹانگیں ہوتی ہیں۔ ہر قسم کی ٹڈی اور ہر قسم کا جھینگر اور ہر قسم کی گھاس کا ٹڈا حلال ہیں۔ مگر سب پر دار رینگنے والے جاندار جن کے چار پاؤں ہیں وہ انکے لئے ناپاک ہیں اور ان سے ناپاکی واجب ٹھہرے گی حتی کہ جو کوئی ان میں سے کسی کی لاش کو چھوئے وہ شام تک ناپاک رہے گا اور جو کوئی ان کی لاش میں سے اٹھائے وہ اپنے کپڑے دھوئے اور وہ شام تک ناپاک رہی گا۔ اسلام کے مطابق حشرات الارض حرام ہیں جیسے چوہا، چھپکلی، گرگٹ چوہا۔، سانپ، بچھو، بھڑ، مچھر، پسو، کھٹمل، مکھی، کلی، مینڈک وغیرہ۔ البتہ چار پاؤں پر چلنے والے جانوروں میں سے جتنے اپنے پنجوں کے بل چلتے ہیں اس کے متعلق ایک روایت میں ہے-"انفجنا ارنبا بمر الظهران فسعوا عليها حتى لغبوا فسعيت عليها حتى اخذتها فجئت بها إلى ابي طلحة فبعث إلى النبي صلى الله عليه وسلم بوركيها او فخذيها فقبله" [51]حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے ایک خرگوش کو مر الظہران کے مقام پر بھگایا۔ لوگ اس کے پیچھے دوڑتے دوڑتے تھک گئے تو میں نے اسے پکڑ لیا اور لے کر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی سرین یا دونوں رانیں رسول ﷺ کی خدمت میں بھیج دیں، آپ ﷺ نے انہیں قبول فرمالیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اس میں سے کھایا؟ فرمایا کہ اس سے کھایا۔

## رینگنے والے جانداروں کے احکام

تورات کے حکم کے مطابق زمین پر رینگنے والے جانوروں میں سے جو ناپاک ہیں وہ یہ ہیں: یعنی نیولا چوہا اور ہر قسم کی گوہ ; حرذون اور وَرل اور چھپکلی اور سانڈ اور گرگٹ۔ جو کوئی ان میں سے مرے ہوئے کو چھوئے گا وہ شام تک ناپاک رہے گا اور جس چیز پر وہ مر دار گریں وہ ناپاک ہو گا۔[52] اسلام میں بھی زمین پر رینگنے والے جانور جیسے نیولا چوہا، چھپکلی اور گرگٹ حرام ہیں۔

## چوپائیوں کے متعلق احکامات

---

[51] بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الذبائح والصید، باب ماجاء فی التصید، جلد ۲ حدیث: 5489،

Al-Bukhārī, Muhammad b Ismāīl.*Al-Jami‘ al-Ṣaḥiḥ*. (Labnan: Dār -e- Āhyā -ul-Trās- Al- Ārbi, Bayrūt,1987)2:5489

[52] احبار 11:29-32

Leviticus 11:29-32

## بھیڑ بکری

عبرانی میں بکری کے لیے سات آٹھ مختلف الفاظ استعمال ہوئے ہیں جس سے بکری کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔ پرانے زمانے میں بکری ایک قیمتی ملکیت سمجھی جاتی تھی اور کسی کی دولت کا اندازہ اس کے مویشیوں خصوصاً بکریوں کی تعداد سے کیا جاتا تھا۔ جیسے کہ نابال، اس کی ایک ہزار بکریاں اور دیگر مویشی بھی تھے[53] کتاب مقدس کے مطابق بکری ایک مفید جانور ہے کیونکہ یہ تھوڑے سے چارہ پر گزارا کر سکتی ہے اور اس کا دودھ عام استعمال میں آتا ہے اور اس کا گوشت خاص کر بکری کے بچے کا گوشت نہایت لذیذ ہوتا ہے[54] اس کی کھال سے لباس اور مشکیں اور بالوں سے کپڑے بنائے جاتے ہیں بکرے بکریوں کے گلے کے آگے چلتے ہیں اسی لیے یہ مجازی معنوں میں پیشوا کے لیے استعمال کیا گیا ہے[55] مویشی پال لوگوں کی سب سے اہم ملکیت بھیڑ بکریاں اور گائے تھے۔ یہ دودھ، اُون، گوشت اور کھال جس سے لباس اور مشکیں بنائی جاتی تھیں، مہیا کرتے تھے۔ ان کا سب سے پہلا ذکر کتاب پیدائش میں ہے[56] عبرانی لوگ اپنے حاکموں کو اُنہی بطور خراج دیتے تھے[57]۔ بھیڑ ایک صاف ستھرا اور پالتو جانور ہے جو بہت قدیم زمانہ سے انسان کا مددگار رہا ہے۔ انسان کو اس سے بہت انس بھی ہو سکتا ہے[58] متی کی انجیل میں بھیڑوں اور بکریوں کا ذکر روز محشر کے سلسلے میں آتا ہے۔ نیک لوگوں کو بھیڑیں کہا گیا ہے اور انہیں اپنے داہنے ہاتھ پر کھڑا کرے گا۔ داہنا ہاتھ خوش نصیبی اور اقبال مندی کی علامت ہے۔[59] زبور کی غزل الغزلات میں محبوبہ کے خوبصورت

---

[53] سموئیل 2:25

Samuel 3:25

[54] قضاۃ 1:15

Quzát 15:1

[55] امثال 30:31؛ زکریا 3:10

Amsál 31:30 Zákáriyá 10:3

[56] پیدائش 3-4:1

Genesis 1:3-4

[57] سلاطین 3-4:2

Salátín 2: 3-4

[58] سموئیل 212:3

Samuel 3:212

[59] متی 33 :34

Gospel of Methew 33:34

دانتوں کی تعریف کرتے وقت انہیں بھیڑوں کے گلے سے تشبیہ دی گئی ہے جنہیں بال کترنے کے بعد غسل دیا گیا ہو یعنی وہ چمکتے اور سفید ہیں[60] جبکہ اسلام میں ان کو حلال قرار دیا گیا ہے اور عمومی طور پر قربانی کے لئے معروف جانور ہیں.

## گائے بیل

انجیل میں گائے بیل اور دوسرے جانور دولت کی علامت تھے -[61] یہ جانور خوراک کے لیے بھی استعمال ہوئے تھے اور قربانی کے لیے بھی۔ اسرائیل اور مدیانیوں کی جنگ میں لوٹ مار میں بہتر ہزار گائے بیل بھی شامل تھے -[62] یعقوب نے اپنے بھائی عیسو کے لیے بطور نذارنہ چالیس گائیں اور دس بیل بھی پیش کیے -[63] گائے کا بچھڑا اور پلا ہوا بیل ضیافت کے عمدہ کھانوں میں شمار ہوتے تھے۔[64] قرآنِ حکیم میں چوپایوں کی منفعت کے پہلو ہیں، جو کچھ ان کے شکموں میں ہوتا ہے اس میں خالص دودھ جو پینے والوں کے لئے فرحت بخش ہوتا ہے -[65] جانور پر سواری کی جاتی ھے[66] چوپائوں میں بہت سے فوائد ہیں بعض کھانے اور بعض سواری کے کام آتے ہیں تاکہ ضرورت کی جگہ تک پہنچا جاسکے۔[67]

---

[60] غزل الغزلات 4:3
Psalms 3:4

[61] پیدائش 29:34- 28
Genesis 34:28-29

[62] گنتی 32،31:1
Numbers 1:31-32

[63] پیدائش 15:32
Genesis 32:15

[64] لوقا، 23:15
Luke 15:23

[65] القرآن 69-66:16
Al-Quran 16:66-69

[66] القرآن 22:23
Al-Quran 22:23

[67] القرآن 4:97،80
Al-Quran 97:4, 80

## گدھا، خچر

بائبل کی روایات کے مطابق ابرہام کے پاس گدھے تھے۔[68] سفید رنگ کے گدھے قیمتی تصور کیے جاتے تھے اور ان کی قدر بھی زیادہ تھی- پرانے عہد نامہ کے زمانے میں کسی شخص کی دولت کا اندازہ اکثر اس کے گدھوں کی تعداد سے لگایا جاتا تھا۔ کھیتی باڑی کا مشکل کام گدھوں ہی سے لیا جاتا تھا اور سواری کے لیے بھی اسے ترجیح دی جاتی تھی۔ گدھے کی سواری شاہی سواری تصور کی جاتی تھی۔ خچر بوجھ اٹھانے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا[69] کیونکہ یہ بڑا ثابت قدم جانور ہے اور خاص کر پہاڑی علاقے میں بڑا کام دیتا ہے[70] یہ شاہی سواری کے لیے بھی استعمال ہوتا تھا[71] اور بطور انعام بھی دیا جاتا تھا۔[72] اسلام میں گھوڑا مباح ہے۔ گھوڑے چونکہ آلہ جہاد ہیں لہٰذا انکو کھانے کی ممانعت ہے۔ اور خچر حرام ہے اسی طرح ہر وہ جانور جو ماکول اللحم اور غیر ماکول اللحم سے پیدا ہو تو وہ بھی حرام ہے مثلاً خچر لہٰذا جب خچر ان دونوں سے پیدا ہوا تو اس میں حرمت کے پہلو کے غلبہ کی وجہ سے اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔ اسلام میں بھی پالتو گدھے حرام ہیں جبکہ جنگلی گدھا جسے گورخر کہتے ہیں حلال ہے کیونکہ حدیث ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقعہ پر ان سب کو حرام قرار دیا عن جابر قال : حرم رسول الله صلى الله عليه و سلم يعني يوم خيبر الحمر ولحوم البغال وكل ذي ناب من السباع وذي مخلب من الطير[73] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقعہ پر پالتو گدھا اور خچر کا گوشت، ہر کچلی دانت والا جانور اور ہر پنجے

---

[68] پیدائش 35:24

Genesis 35:24

[69] سلاطین 2، 17:5

Salátín 2 . 5:17

[70] تواریخ 1:12:40

Tawáríḳh 1.12:49

[71] سموئیل 13:29

Samúel. 13:29

[72] سلاطین 1، 25:10؛ تواریخ، 24:9

Salátín 1. 10:25 Tawáríḳh 1. 9:24

[73] **الجامع ترمذی**، کتاب الا طعمه باب ما جاء فی کراھیه کل ذی ناب وذی مخلب. **حدیث 1479**

Tīrmidhī, Muḥammad b. 'Isa.*Jāmi' at-Tirmidhi,* (Egypt: Shirkat Maktaba wa Matbā'tū Mustāfā al Bābi al Ḥalbī, 1395 A.H.)1479

سے شکار کرنے والے پرندے کو حرام قرار دیا۔ مزید صحیحین میں حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خالد بن ولید کو[74] اور صحیحین میں ایک روایت میں ابو طلحہؓ کو حکم دیا اور انہوں نے یہ اعلان کر دیا' اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہیں گھریلو گدھوں کے (گوشت) کھانے سے منع فرماتے ہیں کیونکہ گھریلو گدھے ناپاک ہیں[75]۔

## کتا، مینڈک اور دیگر جانور

پرانے زمانے میں یہودی کتے کو بڑی حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور یہ جانور ناپاک اور گندی عادتوں والا تصور کیا جاتا تھا۔ مصر میں کتے شکار کے لیے استعمال کئے جاتے تھے اور ان کی بڑی قدر تھی۔ کسی کو کتا یا مرا ہوا کتا پکارنا سخت گالی سمجھی جاتی تھی[76] مجازی معنوں میں ناپاک روحوں کو مینڈکوں سے تشبیہ دی گئی ہے[77] اس کے علاوہ بائبل میں اونٹ، بھیڑیا، جنگلی خنزیر، چمگادڑ، چوہا، چھپکلی، چھچھوندر، چیتا، خرگوش، ریچھ، سانپ، سانڈ، سوَر، شیر، گھڑیال، گھوڑا، گھونگا، لومڑی، مونگے، مینڈھا، نیولا، ہاتھی کا ذکر آیا ہے۔[78]

اسلام میں بھی بھیڑیا، جنگلی

خنزیر، چمگادڑ، چوہا، چھپکلی، چھچھوندر،، چیتا، ریچھ، سانپ، سانڈ، سوَر، شیر، لومڑی، مونگے، نیولا، ہاتھی اور تمام درندے اور جو جانور مشتبہ ہوں یعنی معلوم نہ ہو کہ یہ حرام ہیں یا حلال تو ان کے بارے میں بعض اہل علم نے یہ کہا ہے کہ ان کو ہم ان سے ملتے جلتے جانوروں سے ملا دیں گے اور جو حکم ان کا ہو گا وہی ان کا بھی ہو گا۔ اسلام میں گوشت خور جانور والا جانور جو اکیلے سے شکار کرتا ہو

---

[74] ابو داؤد، **السنن**، کتاب الاطعمہ، باب فی اکل لحوم الخیل ھدی (بیروت: دار الاحیا التراث الاسلامی، 1421ھ)، حدیث: 3786

Abū Dāwūd, Sulaimān b. Ash'ath. *Sunan Abū Dāwūd*. (Beirūt: Al-Maktabā al Asriah, n.d.)3786

[75] بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب فی الأضاحي، باب من ذبح بیده، حدیث: 5206، 5:2102؛ **كِتَاب الذَّبَائِحِ وَالصَّيْدِ، بَاب لُحُومِ الْخَيْلِ**؛ مسلم، **الجامع الصحیح**، حدیث: 1937، 3:1538۔

Al-Bukhārī, Muhammad b Ismāīl.*Al-Jami' al-Ṣaḥiḥ*.(Labnan: Dār -e- Āhyā -ul-Trās- Al- Ārbi, Bayrūt,1987)5:2102,52056. Al-Muslim, *Al-Jami' al-Muslim*, (Labnan: Dār -e- āhyā -ul-Trās Al-ārbi, Bayrūt,1987.) 3:1538

[76] سموئیل 9:2، 16

Samúel 9:2,16

[77] مکاشفہ 13:16

Revelation 16:13

[78] ایف ایس خیر اللہ، **قاموس الکتاب** (لاہور: مسیحی اشاعت خانہ، 2001ء)، 344-352۔

F S khairullāh ,*Qāmoosul Alktāb*, (Maseehi Publisher , 2001) 344-352

حرام ہے جیسے۔ شیر، گیدڑ، لومڑی، بچھو، کتا وغیرہ کہ ان سب میں اکیلے ہوتے ہیں اور شکار بھی کرتے ہیں اونٹ کے اکیلا ہوتا ہے مگر وہ شکار نہیں کرتا ہے لہذا وہ اس حکم میں داخل نہیں ہے۔ اسی طرح اہل کتاب کے ہاں بھی سب حیوان جن کے کھر الگ ہیں پر وہ چرے ہوئے نہیں اور نہ وہ جگالی کرتے ہیں وہ تمہارے لئے ناپاک ہیں۔ جو کوئی ان کو چھوئے وہ ناپاک ہو گا۔[79] اور چار پاؤں پر چلنے والے جانوروں میں سے جتنے اپنے پنجوں کے بل چلتے ہیں وہ بھی ناپاک ہیں۔ حتیٰ کہ اگر کوئی انکی لاش کو بھی چھوئے گا تو وہ شام تک ناپاک رہے گا۔ اور جو کوئی ان کی لاش کو اٹھائے وہ اپنے کپڑے دھوئے اور وہ شام تک ناپاک رہے گا کیونکہ وہ سب ناپاک ہیں۔

## یہودیت میں حلال جانوروں کی قربانی

عبرانی ادب میں قربانی کے لئے قدیم ترین لفظ " منحا" ہے اس نیاز سے مقصد یا تو خدا کی توجہ اپنی جانب مبذول کرانی، اظہار تشکر و اطمینان تھا، بنی اسرائیل میں عام طور سے کھانا بطور نیاز پیش کیا جاتا- کھانے کی تیاری میں غیر معمولی اہتمام برتا جاتا تھا۔ لوگ متعقد تھے کہ نیاز کے کھانوں میں خدا شرکت کرتا ہے خاص طور پر جانور ذبح کئے جاتے اور اس طرح جانوروں کی قربانی کا طریقہ رائج ہو گیا۔ عبرانی زبان میں قربانی کا دوسرا معانی " قریب" ہونا ہے۔ قربت الٰہی کے علاوہ قربانی کا مقصد محبت اور شکر کا اظہار کرنا، ظاہری و جسمانی رسمی و اخلاقی آلودگی سے پاکی حاصل کرنا ہے ایک یہودی کو اس کے خدا کے قریب کرنے کا ذریع یہ مذہبی رسم بنتی ہے اس کے لئے نیت وارادے کا خالص ہونا لازم ھے لیکن اگر کسی گناہ یا خطا غیر ارادی طور پر سرزد ہو جائے تب بھی قربانی مداوا بنتی۔ بعد از حضرت موسیٰ قربانیوں کا یہ سلسلہ ۷۰ء تک جاری رہا۔ یہودی شریعت میں قربانی کا ایک نہایت اہم مقصد خدائے واحد کی عبادت اور شرک سے اجتناب قرار پایا جیسا کہ تالمود میں بھی درج ہے۔

Has God pleasure in the meat and blood of sacrifice brought your offerings at least to me?[80]

"نبیوں سے پوچھا گیا کہ کیا خدا گوشت اور خون کی قربانیوں سے خوش ہوتا ہے؟ تو جواب میں بیان کیا گیا وہ کہتا ہے: جو تم پیش کرتے ہو وہ تمہارے لیے ہے۔ میرے لیے نہیں۔ نیز یہ کہ لوگ قربانی سے محبت کرتے ہیں اور وہ دیوتاؤں کے لیے قربانیاں چڑھاتے ہیں۔ اس لیے خدا نے ان سے کہا اگر تم قربانی کرو تو اپنی قربانی صرف میرے لیے ہی لاؤ"

---

[79] احبار 11:20-28

Leviticus 11:20-28

[80] تالمود 264

Talmud 264

قربانی کے سوا عبادت کا کوئی اور خاص انتظام مقرر نہ تھا۔ لیکن بعد ازاں عبادت کے مختلف طریقے جیسے رقص و موسیقی، جماعتی دعا اور زبور کے کلمات خاص مواقع پر پڑھے جانے لگے جبکہ اسلام میں اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کی سنت کو زندہ کرنے، نادار لوگوں پر کشائش کرنے کے ساتھ ساتھ بندوں کے درمیان محبوب شہ کے خرچ کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کی غرض سے قربانی کو مشروع کیا ہے۔لَنْ يَّنَالَ االلہ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ.[81] یہ قربانی کی ہدایت کی جارہی ہے وہ اس لیے نہیں کہ خدا کو ان قربانیوں سے کوئی نفع نہیں پہنچتا۔ خدا کو ان قربانیوں کا گوشت یا خون کچھ بھی نہیں پہنچتا۔ تمہاری پیش کی ہوئی یہ چیز تم ہی کو لوٹا دی جاتی ہے۔ اہل کتاب کا زبیحہ بھی حلال رہا[82] تم خود اس کو کھاؤ اور بھوکوں اور محتاجوں کو کھلاؤ۔ خدا قربانیوں کے خون سے محظوظ نہیں ہوتا، بلکہ اس تقویٰ اور اس اطاعت سے خوش ہوتا ہے جو ان قربانیوں سے ان کے پیش کرنے والوں کے اندر پیدا ہوتا ہے۔[83] اس استثنی کے علاوہ قربانی پیش کرنے کے دیگر اسباب و مواقع بھی تھے جو عموماً غیر متوقع، اچانک، حادثاتی اور مخصوص و محدود حالات و احکامات کے تابع تھے۔ قربانیاں خالصتاً خدا کا قرب حاصل کرنے اور بالخصوص اس کا شکر ادا کرنے کے لیے ادا کی جاتی ہیں۔

اسرائیلوں میں سب سے اہم دن ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو قربانی کا اجتماعی طور پر خاص اہتمام کیا جاتا تھا غالباً یہ انسانی قربانی کا نعم البدل تھا، اس دن پروہت اعلیٰ معابد کے اندرونی حصے میں داخل ہوتا اور اپنے خاندان کی طرف سے بیل کی قربانی پیش کرتا۔ عوام کی جانب سے بھی دو بکرے قربان کئے جاتے، ان بکروں میں سے ایک خدا کے لئے مخصوص کر دیا جاتا اور دوسرا عزازیل کے لئے۔ قرعہ اندازی کے ذریعہ منتخب ایک بکرا گناہوں کے کفارے کے طور پر پیش کیا جاتا، دوسرے بکرے پر پروہت اعلیٰ بنی اسرائیل کے گناہوں کو منتقل کر کے اسے جنگل کی طرف ہنکا دیتا تھا اس سے مقصد یہ تھا کہ یہ گناہوں کو منتقل کر کے اسے جنگل (جہاں پر خدا کی عملداری نہیں) میں پہنچ جائیں۔ پروہت قربانی کا اپنا بیل اور عوام کی طرف سے خدا کو پیش کئے جانے والے بکرے کا خون معبد کے مقدس جگہ پر چھڑکتا تھا، جس سے ان جگہوں کی تطہیر مقصود ہوتی تھی۔، ایک دنبہ پروہت اپنی طرف سے

---

[81] القرآن 22:37

Al-Quran 37 :22

[82] مسلم، **الجامع الصحیح**، باب الأضاحي، باب استحباب الضحية، حديث:3:1556-

Al-Muslim, *Al-Jami‘ al-Muslim*, (Labnan: Dār -e- āhyā -ul-Trās Al- ārbi, Bayrūt,1987.) 3:1556

[83] امین احسن اصلاحی، **تدبر القرآن** (لاہور: ادارہ فاران فاؤنڈیشن، 1403ھ)، 5:244۔

Mawlānā Amin Ahsan Islāhi,*Tādabārul Qurān*,Karachi: Publishers Faran Foundation,1403)5:244

اور دوسرا عوام کی طرف سے پیش کرتا[84]۔اسرائیلی یہواہ کے سامنے منتیں مانگتے عجیب وغریب وعدے کرتے کہ دشمن پر غلبہ کے بعد بطور قربانی مفتوحین کے ایک ایک فرد کو قتل یا پورے شہر کو نذر آتش کر ڈالیں گے[85] کتاب مقدس میں پانچ اہم قربانیوں کا ذکر ملتا ہے۔

۱۔ سوختنی قربانی (Olah) قدیم الایام سے اسرائیلی روزانہ صبح وشام سوختنی قربانی دیا کرتے تھے چوپائیوں میں بھیڑ بکریاں اور پرندوں میں فاختہ اور کبوتر کو ترجیح دی جاتی تھی اسرائیل معابد میں ہر وقت جلتی آگ میں قربانی کے جانور پورے ڈال دئے جاتے سوختنی قربانی مکمل طور پر جلا دی جاتی گویا یہودی استعارتاً اپنے گناہوں کو آگ میں جلا کر راکھ کر دیتا ہے۔ قربانی دینے والے حسب توفیق مویشی، بھیڑ یہاں تک کہ پرندوں کو بھی سوختنی قربانی کے لیے پیش کر سکتا[86]

۲۔ نذر کی قربانی:Hattah نذر کی قربانی خدا کو خوش کرنے کو ہوتی تھی۔ جیسے ہابیل، بھیڑ بکریوں کے پہلوٹھے بچے[87] توے کا پکا ہوا تیل ملے بے خمیری میدہ کا ہو۔[88]

۳۔ سلامتی کا ذبیحہ:Selem سلامتی کا ذبیحہ خدا کی نعمتوں ورحمتوں کا اظہار تشکر ہے عبرانی میں ذبیک "شلامیم جو" شلوم" سے مشتق ہے بمعنی "امن" یا "مکمل"۔ گائے بیل میں سے ہو خواہ وہ نر ہو یا مادہ پر جو بے عیب ہو اسکو خداوند کے حضور چڑھائے"[89] اس قربانی کا ایک حصہ آگ میں مکمل طور پر جلا دیا جاتا ہے جبکہ بقیہ قربانی گزارنے والا اور کاہن کھاتے ہیں۔

---

[84] رشید احمد، **تاریخ مذاہب** (لاہور: زمرد پبلی کیشنز، 2009ء)، 296-298۔

Rasheed Ahmad, *Tāreekh-i- Mazāhib*, (Lahore:Zamurd Publications, 2004)296-298

[85] خان دتہولی محمد موسیٰ، **قدیم مذہبی تاریخ** (لاہور: الوقار پبلی کیشنز، 2008ء)، 59۔

Muhammad Mūsa, khan Dittāwali, *Qadeem Mazhabi Tāreekh*,( Lahore: Alwāqār Publications, Ganj Shaker Press, 2009)59

[86] احبار 1:2-3-14

Leviticus 1:2-3-14

[87] احبار 22:26- 27

Leviticus 22:26-27

[88] احبار 2:1-4 -5

Leviticus 2:1-4-5

[89] احبار 3:1

Leviticus 3:1

۴۔ خطا کی قربان (Asam)نادانستہ یادانستہ گناہ یا خطا انفرادی و اجتماعی دونوں صورتوں میں تلافی بچھڑے کی قربانی صورت میں ممکن ہے[90]۔ عام فرد کی خطا پر بے عیب بکری کی جبکہ بنی اسرائیل کی ساری جماعت کو ایک بچھڑا خطاء کی قربانی کے طور پر چڑھانے کے لیے خیمہ اجتماع کے سامنے لانے کا حکم ہے۔[91]

یہودی روایات کے مطابق ہابیل اور قابیل دونوں نے اللہ کی راہ میں جو نذرانے پیش کئے ان میں سے اللہ تعالیٰ نے ہابیل کے نذرانے کو قبول کیا جبکہ قابیل کے نذرانے کو رد کر دیا تھا۔ قابیل نے پھل جبکہ قابیل نے جانور بطور نذرانہ پیش کیا تھا۔ یہیں سے پیغمبران خدا اللہ کی بارگاہ میں جانوروں کی قربانی ہی پیش کرتے رہے ہیں۔ اس کے بارے میں انگریز محقق یوں لکھتا ہے:

One answer that Jews and Christians often give that the God directed the Jewish People to kill animals to preserve their wellbeing ;therefore, it must be ok for us to do so as well.[92]

جانوروں کی قربانی کے حوالے سے یہودی تعلیمات تضاد کا شکار نظر آتی ہیں کیونکہ بائبل کے کئی ایسے اقتباسات ہیں جو قربانی کی مذمت کرتے ہیں۔

To what purpose is the multitude for your sacrifice unto me? Said the Lord; I am full of burnt offering of rams, and the fat of the fed beasts, and I delight not in the blood of bullocks, or of lambs, or of the goats.[93]

یہی پیغام مزید وضاحت کے ساتھ ایک اور جگہ آتا ہے[94] جس کی مشابہت قرآن مجید میں پائی جاتی ہے اسی طرح کی مذمت ایک اور مقام پر آتی ہے:

Jud,what shall I do unto thee? For your Goodness is as a morning cloud and as the early dew it go the wayfor I desired mercy,and not sacrifice and the knowledge of God more then burnt offerings.[95]

## مقصد تخلیق حیوانات۔۔منفعت انسانیت

---

[90] رابرٹ وین ڈی ویر، **یہودیت: تاریخ عقائد فلسفہ** (لاہور: ناشر بک ہوم، 2015ء)، 112۔

Robert win Divier, *Yahoodiyat; Tāreekh Āqqāid, Falsafā*, (Lahore: Publishers Book Homes, 2015) 112

[91] احبار 4:13، 14

Leviticus 4:13-14

[92]Phelps Norm, *The Dominion of Love: Animal Rights According to the Bible*(New York: Lantern Books, 2002), 74.

[93]Van Straiten and Folkert Tcomplete,*Hirakata: Images of Animal Sacrifice in Archaic and Classic Greece*(Netherland:: Brill Publishers,2005), 127,129.

[94]Psalm of Asoph 50:7-14

[95]Albert I. Baumgartn, *Sacrifice in Religious Experience* (Leiden: Leiden Publishers 2002), 93:17.

بائبل کے مطابق خدا نے جانوروں کو صرف انسان کی کھپت اور تجارتی فوائد کے لیے پیدا کیا ہے۔ خدا نے انسانیت کو منافع بخش جاندار عطا فرمائے۔ جب اس نے متعدد مختلف انواع کے خوبصورت اور اکثر پراسرار جانوروں کو ڈیزائن کیا اور اس کی تخلیق کی تو مقصد یہ رہا کہ وہ جانوروں کے حقوق اور جنگجوؤں اور پالتو جانوروں کے ساتھ اپنے رشتے میں انسانوں کو اخلاقی ذمہ داریوں کے بائبل کے نقطہ نظر کی بناء پر بصیرت فراہم کرے۔ قرآن مجید میں جانوروں سے حاصل ہونے والے فوائد و منافع کو بار بار بیان کرتے ہوئے انہیں حجت کے طور پر پیش کرتا ہے اور اُسی نے تمہارے لئے چوپائے پیدا فرمائے، ان میں تمہارے لئے گرم لباس ہے اور دوسرے فوائد ہیں اور ان میں سے بعض کو کھاتے بھی ہو۔ اور اُسی نے گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو پیدا کیا تاکہ تم ان پر سواری کر سکو اور وہ تمہارے لئے باعثِ زینت بھی ہوں، اور وہ (مزید ایسی بازینت سواریوں کو بھی) پیدا فرمائے گا جنہیں تم نہیں جانتے۔[96]

چوپایوں میں غور طلب پہلو ہیں، خالص دودھ[97] سواری[98] کے کام آتے ہیں تاکہ ضرورت کی جگہ تک پہنچا جا سکے۔[99] جبکہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے عجائب گنواتے ہوئے اونٹ (ریگستان کے جہاز) کو کھلے انداز کے ساتھ ان الفاظ میں بیان کیا یہ لوگ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح (عجیب ساخت پر) بنایا گیا ہے؟[100] اور یہ تمہارے بوجھ ان شہروں تک اٹھا لے جاتے ہیں جہاں تم بغیر جانکاہ مشقت کے نہیں پہنچ سکتے تھے، عرب باربرداری اور سفر کا تمام تر انحصار تھا۔ یہ جانور طویل سے طویل اور پر مشقت سفر کے لیے، خاص طور پر صحرائی اور گرم علاقوں میں خدائی سفینہ کی حیثیت رکھتا ہے، اس وصف میں کوئی دوسرا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔[101] کئی اقسام کے جانور بوجھ اٹھا کر دور دراز کے ایسے علاقوں تک لے جاتے ہیں جہاں سخت مشقت میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ

---

[96] القرآن 16:5-8

Al-Quran 16:5-8

[97] القرآن 16:66- 69

Al-Quran 16:66-69

[98] القرآن 23:21-22

Al-Quran 21:22-23

[99] القرآن 4:97،80

Al-Quran 97:4,80

[100] القرآن 88:71

Al-Quran 71:88

[101] امین احسن اصلاحی، تدبر قرآن (کراچی: فاران فاؤنڈیشن، 2000ء)، 4:391۔

سکتے اور وہ بھی اس طرح کہ یہ جانور تمہارے ڈنڈے کھاتے ہوئے، سر جھکائے تمہارے حکم وارشاد کے مطابق چلے جاتے ہیں نہ تم سے کسی اجرت اور مزدوری کو کوئی سوال کرتے ہیں اور نہ تم پر کوئی احسان جتلاتے ہیں حالانکہ وہ بھی مخلوق اور تم بھی مخلوق۔[102]

قرآن مجید نے جانوروں سے حاصل ہوانے والے فوائد ومنافع کو عین انسانی فطر تبیان فرمایا وہاں یہودیت بھی یہ سکھاتی ہے[103] کہ اگر ضروریات زندگی کو پورا کرنے کا یہ ایک واحد طریقہ ہو تو جانوروں کو مارنا جائز ہے لہٰذا انسانوں کو کھانے اور لباس کے لیے جانوروں کو استعمال کرنے کیا جازت دی گئی ہے "خدا نے نوح اور اس کے بیٹوں کو برکت دی اور انہیں کہا کہ پھلو اور بڑھو اور زمین کو معمور کرو۔ اور تمہارا رعب اور ڈر زمین کے کل جانوروں اور آسمان کے سب پرندوں اور زمین پر چلنے والوں پر قائم رہے گا۔ سمندر کی سب مچھلیاں تمہارے ہاتھ میں دی گئیں۔ سب چلتے چلتے جانور تمہارے کھانے کے واسطے ہیں۔ میں نے ان سب کو نباتات کی طرح تمہیں دیا"[104] احکامات عشرہ کے ذریعے اچھے کاموں کی دعوت اور بعض باتوں سے سختی سے منع کیا گیا ہے جن میں بتوں کی پوجا، شرک، قتل، چوری، ناانصافی، زندہ جانور کو کاٹ کر کھانا بھی ہے۔ اسی طرح اور احکام بھی مشترک ہیں جو دونوں مذہب کی رسمی پاکیزگی اور فطرت پر دلالت کرتے ہیں۔ سامی مذاہب میں کھانے پینے سے متعلق سخت احکامات ہیں، یہودیت میں کشروت جائز ہے اور اسلام میں حلال کی ترغیب دی گئی ہے۔ دونوں ہی مذاہب میں خنزیر حرام ہے۔ حلال کی پابندی بالکل کشروت کی طرح ہے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ تمام کشروت کھانے حلال ہیں لیکن تمام حلال کھانے کشروت نہیں مانے جاتے۔ مثال کے طور پر حلال کھانوں میں دودھ اور گوشت کو ملا کر کھانا ناجائز نہیں ہے اسی طرح پترا مچھلی بھی جائز ہے جبکہ یہ سب کشروت میں حرام ہیں۔ ایک استثنا اہل تشیعہ میں ہے کہ مچھلی یا کوئی بھی سمندری کھانا بغیر خول (کھال) کے حلال نہیں مانا جاتا ہے۔

جانوروں کے فوائد انسان کے لیے بے شمار ہیں بلکہ انسانی معیشت و معاشرت کے لیے یہ ایسے لازمی اجزاء بن گئے ہیں کہ اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ آج سب مویشی معدوم ہوگئے تو خود انسان کے اس کرہَ ارض پر بقاو قیام کی کیا صورت ہوگی[105] مویشیوں

---

Mawlānā Amin Ahsan Islāhi,*Tādabārul Qurān*,Karachi: (Publishers Faran Foundation,1403)

[102] جلال الدین محلی شافعی وجلال الدین سیوطی شافعی، **تفسیر مصباحین تفسیر جلالین** (لاہور: شبیر برادرز، 2016ء)، 4:41۔

Jalāl al-Dīn, al-Suyūṭī, *Al-Itqān fi ʿUlūm al-Qurʾān, (*Saudi Arabia: Mājmā ʻ al-Mālik al-Fāhd, 2000)4/41

[103]Sefer ha-Chinuch, *Halakha*, commandments 73- 148

[104] پیدائش 9:1-3

Genesis 9:1-3

[105] دریابادی، **حیوانات قرآنی**، 28۔

اور پالتو جانوروں کو انسانی زندگی میں جو عمل دخل ہے۔ اپنا خون پسینہ ایک کرکے ہمیں مشقت سے نجات دلاتے ہیں۔ اپنی جان تک کو قربان کرکے ہمیں اپنا گوشت کھلاتے ہیں، جیتے جی ہماری پوشاک کے لیے خام مواد مہیا کرتے ہیں اور ہمارے کھیتوں کو زرخیز بناتے ہیں۔

## جانوروں کی حلت وحرمت سے متعلق قرآن مجید اور بائبل کا تقابل

موسوی شریعت کے مطابق کوشر کی اصطلاح خاص طریقہ ذبح سے متعلق ہے جو جائز یا حلال چیزوں کے لیے استعمال ہوتا ہے جس میں حلال جانور کا خون، چربی اور اعصاب کا کھانا حرام ھے۔[106] ابتداءعبادات موسوی شریعت کے مطابق ذبیحے (جانوروں)اور نذر کی قربانیاں عبادت کا سب سے اہم حصہ تھیں جو مرکزی مقام مقدس یروشلم میں ادا کی جاتی تھیں۔ یہ قربانیاں مختلف قسم کی تھیں. بنیاسرائیل کو حکم تھا کہ زمین کے سب چوپایوں میں سے حلال جانور جن کے پاؤں الگ اور چرے ہوئے ہیں اور وہ جگالی کرتے ہیں مگر جو جگالی نہیں کرتے ہیں یا جنکے پاؤں الگ ہوں وہ حرام ہیں۔ اونٹ کیونکہ وہ جگالی کرتا ہے پر اسکے پاؤں الگ نہیں وہ ناپاک ہے۔ اور وَبُر کو کیونکہ وہ جگالی کرتا ہے پر اسکے پاؤں الگ نہیں وہ بھی ناپاک ہے۔ اور خرگوش کو کیونکہ وہ جگالی تو کرتا ہے پر اسکے پاؤں چرے ہوئے نہیں، ناپاک ہے اور خنزیر کو کیونکہ اسکے پاؤں الگ اور چرے ہوئے ہیں پر وہ جگالی نہیں کرتا۔ وہ بھی ناپاک ہے۔ ان کا گوشت نہ صرف حرام ہے حتیٰ کہ انکی لاشوں کو نوچنے والا بھی ناپاک ہیں۔

یہود ونصاریٰ اور مسلمانوں کے ہاں بھی خون، سور کا گوشت اور مردار حرام ہیں۔ محدثین نے لکھا ہے کہ کسی نبی کے زمانہ میں خنزیر حلال نہیں تھا، حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی شریعت کی طرف جو اس کی حلت منسوب کی جاتی ہے بالکل غلط ہے، ان کی شریعت میں بھی خنزیر حرام تھا، حدیث میں آتا ہے کہ آخری زمانہ میں جب حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو خنزیر کو قتل کریں گے، اس کے تحت علامہ عینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس پر دلیل ہے کہ ان کی شریعت میں خنزیر حرام تھا اور اس میں ان عیسائیوں کی بھی تکذیب ہے جو خنزیر کی حلت کو اپنی شریعت کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ جبکہ اسلام میں مُردار، خون، سور کا گوشت، کے علاوہ وہ جانور جو خدا کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو، وہ جو گلا گھٹ کر، یا چوٹ کھا کر، یا بلندی سے گر

Mawlānā Abdul Majid Darya Bade, *Hywānāāti Qurāni*, (Karachi: Publishers Majlasi Nāshryāt, 2006)28

[106]*Mishneh Torah Korbanot, Temurah, Halakha,* 4:13 (in eds. Frankel: byRambam, who was a medieval Sephardic Jewish philosopher ,one of the most prolific and influential Torah scholars of the Middle Ages. Born in Córdoba, Almoravid Empire on Passover eve, 1138, he worked as a Rabbi, physician, and philosopher in Morocco and Egypt. He died in Egypt on December 12, 1204, whence his body was taken to the lower Galilee and buried in Tiberius.

کر، یا ٹکر کھا کر مرا ہو، یا جسے کسی درندے نے پھاڑا ہو مگر جو زندہ پا کر ذبح کر لیا گیا- اور وہ جو کسی آستانے پر ذبح کیا گیا ہو اسی طرح ہر وہ درندہ بھی حرام ہے جو کچلی سے شکار کرتا اور چیر پھاڑ کرتا ہو مثلاً بھیڑیا اور کتا وغیرہ سب حرام ہیں گویا حلال وہ جانور جو اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے اور جو بتادے گئے ہیں۔ یہود و نصاری کو جانوروں کی حلت و حرمت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ اس جانور کے گوشت ممنوع ہے جس پر ذبح کے وقت اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اسی طرح دانتوں سے پھاڑ کر کھانے والے ہر درندے کا گوشت ممنوع ہے ۔اسی طرح نبی ﷺ نے کچلی سے شکار کرنے والے تمام درندوں اور پنجے سے شکار کرنے والے تمام پرندوں کو حرام قرار دیا ہے۔ اہل کتاب کے ہاں پانی کے جانور یعنی سمندروں اور دریاؤں وغیرہ ان میں حلال جانوروں میں جن کے پر اور چھلکے ہوں کھانے کی اجازت ہے ۔ لیکن وہ سب جاندار جو پانی میں یعنی سمندروں اور دریاؤں میں رہتے ہیں لیکن ان کے پر اور چھلکے نہیں ہوتے وہ مکروہ و ممنوع ہیں۔ پروں والے اور رینگنے والے جاندار جو چار پاؤں کے بل چلتے ہیں وہ اہل یہود کے لئے ناپاک ہیں۔ لیکن پروں والے رینگنے والے جاندروں میں سے جو چار پاؤں کے بل چلتے ہیں ان جاندروں کو یہ کھاسکتے ہیں جن کے زمین کے اوپر کودنے پھاندنے کو پاؤں کے اوپر ٹانگیں ہوتی ہیں۔ ہر قسم کی ٹڈی اور ہر قسم کی گنجی ٹڈی اور ہر قسم کا جھینگر اور ہر قسم کی گھاس کا ٹڈا حلال ہیں۔ مگر سب پردار رینگنے والے جاندار جن کے چار پاؤں ہیں وہ انکے لئے ناپاک اور حرام ہیں۔

اسلام کے مطابق حشرات الارض حرام ہیں جیسے چوہا، چھپکلی، گرگٹ، چوہا۔ سانپ، بچھو، بھڑ، مچھر، پسو، کھٹمل، مکھی، کلی، مینڈک وغیرہ۔ توریت کے حکم کے مطابق زمین پر رینگنے والے جانوروں میں سے جو ناپاک ہیں وہ یہ ہیں: یعنی نیولا چوہا اور ہر قسم کی گوہ، حرذون اور وَرل اور چھپکلی اور سانڈ اور گرگٹ[107]۔ حتی کہ مرے ہوئے جانور کو چھونے سے شام تک ناپاکی قائم رہتی اور جس چیز پر وہ مردار گریں وہ ناپاک تصور ہوتی ہے۔ یہودی کتے کو ناپاک اور گندی عادتوں والا تصور کرتے ہیں۔ اسلام میں بھی زمین پر رینگنے والے جانور جیسے نیولا چوہا، چھپکلی اور گرگٹ حرام ہیں۔

دیگر حیوانات جن میں گائیں اور بیل جن کو الانعام کہا گیا ہے ان کے بارے میں عہد نامہ قدیم میں ان جانوروں کو بطور مرغوب غذا کے بیان کیا گیا ہے حتی کہ کہ انبیا بطور نذرانہ و تحفے گائیں اور بیل باہم دیا کرتے تھے- گائے کا بچھڑا ضیافت کے عمدہ کھانوں میں شمار ہوتے تھے ۔ قرآنِ حکیم میں بھی چوپایوں کی منفعت کے متعدد پہلو ہیں جیسے فرحت بخش خالص دودھ، گوشت اور کھیتی باڑی کا مشکل کام اور سواری کے لیے بھی اسے ترجیح دی جاتی ہے۔ اسلام میں گھوڑا مباح ہے گھوڑے چونکہ آلہ جہاد ہیں لہذا انکی ممانعت ہے۔ اور خچر، گھریلو گدھے حرام ہے۔

---

[107] احبار 11:41 — Leviticus 41:11

اسلام میں بھی بھیڑیا، جنگلی خنزیر، چمگادڑ، چوہا، چھپکلی، چھچھوندر، چیتا، ریچھ، سانپ، سانڈ، سوَر، شیر، لومڑی، مونگے، نیولا، ہاتھی تمام درندے اور جو جانور مشتبہ ہوں یعنی معلوم نہ ہو کہ یہ حرام ہیں یا حلال تو ان کے بارے میں بعض اہل علم نے یہ کہا ہے کہ ان کو ہم ان سے ملتے جلتے جانوروں سے ملا دیں گے اور جو حکم ان کا ہو گا وہی ان کا بھی ہو گا۔ اسلام میں گوشت خور جانور والا جانور جو کیلے سے شکار کرتا ہو حرام ہے جیسے۔ شیر، گیدڑ، لومڑی، بچھو، کتا وغیرہ کہ ان سب میں کیلے ہوتے ہیں اور شکار بھی کرتے ہیں اونٹ کے کیلا ہوتا ہے مگر وہ شکار نہیں کرتا ہے لہذا وہ اس حکم میں داخل نہیں ہے۔ اسی طرح اہل کتاب کے ہاں بھی سب حیوان جن کے پنجے الگ ہیں پر وہ چرے ہوئے نہیں اور نہ وہ جگالی کرتے ہیں وہ ناپاک ہیں۔ تورات کے مطابق ان تمام ناپاک جانوروں کی ناپاکی اتنی شدید تصور ہوتی ہے حتی کہ ان کو چھونے والے میں ناپاکی منتقل ہوتی ہے اور وہ دن بھر ناپاک شمار ہوتے ہیں۔

یہودی روایات کے مطابق ہابیل اور قابیل دونوں نے اللہ کی راہ میں پاک جانوروں کے نذرانے پیش کئے۔ اسرائیلی روزانہ صبح و شام چوپائیوں میں بھیڑ بکریاں اور پرندوں میں فاختہ اور کبوتر کی قربانی دیا کرتے تھے۔ اسرائیلی معابد میں ہر وقت جلتی آگ میں قربانی کے جانور پورے ڈال دئے جاتے۔ خدا کی نعمتوں و رحمتوں کا اظہار تشکر اور نادانستہ یا دانستہ گناہ یا خطا کی تلافی قربانی کی صورت میں ممکن گائے بیل، بچھڑے میں سے ہو خواہ وہ نر ہو یا مادہ (بے عیب) بھیڑ بکریاں شامل تھے حضور قربانی کے طور پر چڑھاتے۔ جبکہ اسلام میں بھی گائے، بیل، بچھڑے میں سے ہو خواہ وہ نر ہو یا مادہ (بے عیب) بھیڑ بکریوں کی قربانی کی جاتی ہے مگر اونٹ بھی ان میں شامل ہے جو اہل یہود کے ہاں ناجائز ہے۔

جس طرح مسلمان حلال کھانے پینے کا اہتمام کرتے ہیں، اسی طرح اپنی مذہبی تعلیمات پر کاربند رہنے والے یہودی "کوشر غذائیں" استعمال کرتے ہیں۔ کوشر مصنوعات کی مسلمانوں کے لیے حلت و حرمت کے حوالے سے مسلمانوں میں دو آرا پائی جاتی ہیں: ایک طبقہ ان مصنوعات کو مکمل طور پر حلال سمجھتا ہے، جبکہ دوسرا طبقہ، مذہبی یا سیاسی وجوہات کی بنا پر، ان کے استعمال کی ہرگز اجازت نہیں دیتا اگر یہودیوں کی مذہبی تعلیمات کا مسلمانوں کی مذہبی تعلیمات سے موازنہ کیا جائے تو اول الذکر میں خاص کر کہ جانوروں کے ذبح کے متعلق سختی ہے بحر کیف اسلام اور یہودیت دونوں میں مردار، خنزیر، خون، کیڑے مکوڑوں اور حشرات الارض کے کھانے سے منع کیا گیا ہے، تاہم ایسی اشیا بھی کثیر تعداد میں ہیں جن کا استعمال اسلامی تعلیمات کی رو سے جائز، لیکن یہودیت میں ممنوع ہے۔ اس کی مشہور ترین مثال خود قرآن نے پیش کی ہے اور وہ ہے: جانوروں کی چربی کی مختلف اقسام۔ یہودیوں کے شرعی قوانین میں چربی اور عصبوں کی حرام اقسام کی صراحت کر دی گئی ہے۔ ان کے ہاں عام طور پر گردوں کے اردگرد کی

چربی، پیٹ کی چربی، معدے، آنتوں اور دم کی چربی کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں۔ اسی طرح جانور کے دھڑ میں موجود عصب کو استعمال کرنا جائز نہیں۔ مزید جانور جو مسلمانوں کی شریعت میں حلال، لیکن یہودیوں کے ہاں حرام ہیں۔ شارک، گھونگھا، اور سخت خول والے حیوانات، جیسے: جھینگا، کیکڑا وغیرہ۔ بعض پرندے، مثلا: شتر مرغ، ونٹ (کیونکہ اس کے پاؤں پھٹے ہوئے نہیں ہوتے) اسلام اور یہودیت دونوں میں ٹڈی کو صراحتاً حلال قرار دیا گیا، نیز یہودیت میں گوشت اور دودھ کی مصنوعات کو آپس میں ملانے سے منع کیا گیا ہے گوشت اور دودھ کی مصنوعات کے لیے برتن اور ریفریجریٹر میں ان کے رکھنے کی جگہ بھی الگ الگ ہو۔[108] لیکن اسلام میں اس قسم کی کوئی ممانعت نہیں۔ جیلاٹن اور رینٹ کی حلت کے حوالے سے مسلمان اور یہودی دونوں حلقوں کی آرا یکساں ہیں دونوں مذاہب کے اکثر علما مروج جیلاٹن کی اجازت نہیں دیں گے، کیونکہ یہ یا تو خنزیر سے ماخوذ ہوتی ہے یا پھر غیر شرعی طور پر ذبح شدہ جانوروں سے س لیے مستند "کوشر" جیلاٹن عام طور پر کوشر مچھلی سے ماخوذ ہوتا ہے۔ جہاں تک پنیر کا تعلق ہے، اس کو اکثر یہودی علما صرف اسی وقت کوشر قرار دیتے ہیں جب یہ کوشر رَینٹ سے تیار کیا گیا ہو۔ جبکہ اکثر مسلمان علما غیر حلال رینٹ سے بنے پنیر کو بھی حلال قرار دیتے ہیں بحر کیف تحلیل و تحریم کا اصل اختیار صرف اللہ کے پاس ہے۔ یورپ میں مسلمانوں اور یہودیوں میں زیادہ اتفاق نہیں پایا جاتا لیکن اب یورپی ممالک جیسے کہ ہالینڈ، جرمنی، سپین اور قبرص نے مذہبی ذبح خانوں پر سخت قوانین لاگو کر رکھے ہیں بیلجیئم کے کچھ علاقوں میں حلال یا کوشر گوشت کے لیے ذبیحے پر پابندی لگا دی گئی ہے تو مسلمان اور یہودی ایسے قوانین کے خلاف اکھٹے ہوئے ہیں یہ قوانین ان کے مذہبی آزادی پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ حالیہ تنازع رواں برس کے آغاز میں بیلجیئم میں اس قانون کے نفاذ کے بعد سامنے آیا جس نے جانوروں کو روایتی طریقے سے ذبح کرنے پر اثر ڈالا جو کہ کوشر اور حلال گوشت کے لیے ضروری ہے۔ جانورں کے حقوق کے لیے کام کرنے والے بہت عرصے سے اس قانون کے لیے آواز اٹھا رہے تھے لیکن یہودی اور مسلمان رہنماؤں نے اس قانون کو لبرل ایجنڈے کے بھیس میں یہودیوں اور مسلمانوں کے خلاف کوشش قرار دیا تھا۔

## نتائج تحقیق

- کتب سماویہ میں جانوروں کی حلت و حرمت کے متعلق احکام کے مطابق خنزیر، خون، اور مردار دونوں قوانین میں ممنوع ہے کثروت میں جائز اکثر جانور اسلام میں بھی حلال ہیں جیسے کی گائے، بکری، بھینس وغیرہ۔

[108] Regenstein J. M. and Regenstein C.E.,"Kosher Byproducts Requirements," *Cheese Marketing News* 22 no. 32 (2002):4, 12.

- مینڈک کشروت میں مکمل طور پر اور اسلام میں عمومی طور پر ممنوع ہیں۔ قریباً تمام حشرات کشروت میں ممنوع ہیں۔ صرف ٹڈوں کی کچھ اقسام جائز ہیں تاہم یہ بھی زیادہ تر یہودی نہیں کھاتے کیونکہ یقین سے نہیں جانتے کہ کونسی اقسام جائز ہیں یہ ناجائز، ماسوائے یمنی یہودیوں کے جو ٹڈے بھی کھاتے ہیں۔
- یہود و نصاریٰ کے ہاں پانی کے صرف وہ جانور جائز ہیں جن کے پر اور چانے ہوں یعنی کہ عام مچھلیاں۔ تاہم مسلمان سمندر کے تمام جانداروں کو حلال سمجھتے ہیں یہودی ربانی قوانین کے مطابق تمام مچھلیاں کشروت ہو جاتی ہیں[109] جس کے باعث یہ قانون ذبیحہ حلال جیسا ہو جاتا ہے جیلاٹن صرف اس صورت میں جائز سمجھا جاتا ہے اگر اسے جائز یعنی حلال جانوروں سے تیار کیا گیا ہو۔ کوشر جیلاٹن عموماً کوشر مچھلیوں کی ہڈیوں یا سویابین وغیرہ سے بنایا جاتا ہے۔ پنیر صرف اس صورت میں جائز سمجھا جاتا ہے اگر اس کی تیاری میں استعمال ہونے والا مواد جائز ہو[110]۔
- اسلام میں کشروت کی نسبت زیادہ جانور حلال ہیں کیونکہ اصل اصول حلت ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے هُوَ الَّذِی خَلَقَ لَكُم ما فِی الأَرضِ جَمیعًا[111]۔ پاک وصاف کھانے کے انسانی طبیعت پر اچھے اثرات ہوتے ہیں۔
- کشروت میں جانور کے حلال ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ جگالی کرتا ہو اور اس کے سم پھٹے ہوئے ہوں۔
- اسلام میں گھاس اور پتے کھانے والے بیشتر جانور حلال ہیں۔ اس طرح کئی جانور جیسے کہ اونٹ، چونکہ اس کے سم پھٹے ہوئے نہیں ہوتے، اسلام میں تو جائز ہیں لیکن اہل یہود کے ہاں ناجائز ہے۔
- انکے ہاں خول والے سمندری جانور جیسے کہ جھینگے اور لابسٹر ممنوع ہیں۔ جب کے اسلام میں تمام سمندری جانور حلال سمجھے جاتے ہیں۔

## تجاویز وسفارشات

---

[109] احبار 11:10؛ استثناء 10:14

Leviticus 10:11; Deuteronomy 14:10

[110] Regenstein J.M., Regenstein CE.,"The Story Behind Kosher Dairy Products such as Koshercheese and Whey Cream,"*Cheese Reporter* 127 no. 4(2002):8, 16, 20; Regenstein J.M., Regenstein C.E,"What Kosher Cheese Entails,"*Cheese Marketing News* 22 no. 31(2002):4, 10.

[111] القرآن 29:2 Al-Quran 2:29

- سامی ادیان کو ایک دوسرے پر قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ انکی مذہبی کتب تحریف شدہ ہیں اگرچہ کچھ قوائد و ضوابط میں کچھ مماثلت ہے مگر اصل اصول حلت ہے- البتہ اضطراری کیفیت میں جواز حلت قائم ہو جائے گا۔
- جانوروں کی حلت و حرمت کے متعلق بنیادی احکامات کتب سماویہ یعنی تورات وانجیل اور قرآن میں تفصیلا بیان ہوے ہیں مسلمانوں کے ہاں تو قرآن و سنت مصادر ہیں دیگر مذاہب میں تورات وانجیل کے علاوہ تالمود اور ہلاخا کے قوانین اہل یہود کے ہاں واجب التقلید قانون کی حیثیت رکھتے ہیں۔
- یہود و نصاری اپنے مذہب کے اصول، پیغمبر اور کتبِ سماویہ کو مانتے ہیں، جانور کو اللہ کا نام لے کر ذبح کرتے ہیں، ذبح کے وقت اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام نہیں لیتے تو ایسے یہود و نصاریٰ کا ذبیحہ حلال ہے اور اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔ لیکن موجودہ دور کے اکثر یہود و نصاریٰ ملحد، دہریہ صرف نام کے اہلِ کتاب، مذہب سے بے زار ہیں ان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں؛ اس لیے حلال اور غیر مشتبہ چیز کو چھوڑ کر مشتبہ چیز اختیار نہ کی جائے اور ان کے ذبیحہ سے مکمل احتراز کیا جانا چاہیے۔

## Bibliography


Abdul Wāhīd khan, Esaīyāt Enjīīl or Qur'ān kī Roshnī Mein, Lahore: Islamic Publications Private Limited, 1987.

Abū Dāwūd, Sulaimān b. Ash'ath.*Sunan Abū Dāwūd*. Beirūt: Al-Maktabā al Asriah, n.d.

Abū Naṣr Ismā'īl bin Ḥammad al-Jauharī, *Al-Ṣiḥāḥ al-Musammā Tāj al-Lughah wa Ṣiḥaḥ al-'Arabiyyah* (Ed: Shihāb al-Dīn Abū 'Amr) ,Bayrūt: Dār al-Fikr, 1998.

Abū Yoūsuf, Yaqub b. Ibrahim, *Al-Kharaj*, Cairo: Al-Matb't al-Salfīyah wa Maktabā, 1382 A.H.

Afrīqī, Muḥammad b. Ali Ibn Manẓoor, *Lisān al-'Arab*, Beirūt: Dar Ṣādir, 1414 A.H.

Aḥmad bin, Hanbal. *Musnad Aḥmad b. Hanbal*, Beirūt: Mosasa al-Risālah, 1421 A.H.

Al-Bukhārī, Muhammad b Ismāīl.*Al-Jami' al-Ṣaḥiḥ*. Labnan: Dār -e- Āhyā -ul-Trās- Al-Ārbi, Bayrūt,1987.

Al-Harvī, Abu Manṣoor Muḥammad b. Aḥmad, *Tehzīb al-Lughat*, Beirūt: Dār Ihya al-turāth al-'Arbī, 2001.

Al-Jaṣṣaṣ, Abū bakr .(1405ah).*Ahkām Al-Qur'ān,* Ed: Muhammad al-Sādiq Qāmhavi, Bayrūt: Dārihyā al-Turāth al-'Arabi,2001.

Al-Muslim, *Al-Jami' al-Muslim*, Labnan: Dār -e- Āhyā -ul-Trās Al- ārbi, Bayrūt,1987.

Al-Nasāi, Ahmad b. Shua'yb.*Sunan Nasāi*. Halab: Maktab āl Mātbo'at al Islāmia, 1406 A.H.

*Al-Qur'ānAl-Karīm* (Urdu Tarjumah by Mawlānā Fatiḥ Muḥammad Khān Jālandrhrī). Lahore: Fārān Foundation, 2013.

Al-Qutabi, Abū 'Abd Allāh, Muḥammad b. Ahmad,(n.d). *Al-Jāmiʿ li Aḥkām al-Qurān*.Bayrūt.

Al-Rāzī, Fakhr al-dīn, Muhammad b. Umar. *Mafātīh al-Ghaib*.Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah 2000.

Al-Tabari , Abu Jafar Muhammad b. Jafar . *Jāmi' al-Biyān fi Tafsir Āyi al-Qurān,* Bayrūt: Dār al-Hijr, 1988.
Amin Maloof Amin bin Bāshā b. fāhad bin Āsad, *Muājamul Hywāān*, Cairo:1932.
Azmī, Amjad 'Alī.*Bahār-e-Sharī 'at*. Karachi: Maktābāal Madinā old Fruit Market, 2012.
Barelvī, Ahmad Razā Khān. *Fatāwa Raḍawiyya*. Lahore: Razā Foundation, 1996.
Baumgarten, Albert I., *Sacrifice in Religious Experience*, Brill, 2002.
Bazār, Abu Bakar Aḥmad b. Amar, *Musnad Al-Bazār*, Madina: Maktaba al-Ulum wal Ḥikam, 1988.
Bible, *King James Version* (KJV) Thomas Nelson Bible, 1897.
Blech, Z. Y. *Kosher Food Production*Iowa: Blackwell Publishing, 2004.
Byhaqi,Abu-Bakar Ahmad b. Hussain b. Ali. *Al-Sunnanul Kubra*. Lebanon: Dārul-kutbul- Arabiā, Beirut.
David S. Ariel, *What do Jews believe*? New York: Schocken books, 1995.
*Encyclopedia Talmudit* .Hebrew edition, Israel, 1981.
F S khairullah ,*Qamoosul Alktab,* Maseehi Publisher , 2001.
Ibn Kathīr, Abul Fidā Ismāil b. Umer, *Tafsīr al-Quran al-'Aẓīm,* Beirūt: Dār al-Kutub al-'ilmīyah. 1419 A.H.
Ibn Mājah, Muhammad b. Yazīd. *Sūnan Ibn Mājah*,Beirūt: Dar Ahya-al-Kitab-al-Arbiah, N.D.
Jalāl al-Dīn, al-Suyūṭī, *Al-Itqān fi ʿUlūm al-Qurʾān,*Saudi Arabia: Mājmā ' al-Mālik al-Fāhd, 2000.
Kittler, P. G., & Sucher, K. P -*Food and culture*, New York: ThomsonWards worth,2004.
Mawlānā Abdul Majid Darya Bade, *Hywānāāti Qurāni*, Karachi: Publishers Majlasi Nāshryāt, 2006.
Mawlānā Amin Ahsan Islāhi,*Tādabārul Qurān,*Karachi: Publishers Faran Foundation,1403.
Maimonides, Guide for the Perplexed (ed. M. Friedländer), Part III , New York 1956.
Muhammad Ashfaq, Captain Dr, *Umoori Hywānāt,* chtān, Lahore: Printing Press, N A.
Muhammad b. Moosa b. Eesā al Dāmeeri, *Hyātul Hywānul Kubrā*, Byroot: Dārul kitābūl Ilmiya, 1424 H.
Muhammad Mūsa, khan Dittāwali, *Qadeem Mazhabi Tāreekh,* Lahore:Alwāqār Publications, Ganj Shaker Press, 2009.
Naeem Akhter, *Islam orMaseehiyat mein Ghlatfihmiounka Aāzlā*, Lahore: Super Fancy Publishers, 2017.
O P Ghūtti, *Akhlāqeyāt Mazāhib-i-Alam ki Nazar mein* ,Lahore: Publisher Apnā Idārā,2002.
Phelps Norm, *the Dominion of Love; Animal Rights According to the Bible,*USA: New York LanternBooks, 2002.
Rasheed Ahmad, *Tāreekh-i- Mazāhib,* Lahore:Zamurd Publications, 2004.
Regenstein JM, Regenstein CE. 1979. An introduction to the kosher (dietary) laws
for food scientists and food processors. Food Technol 33(1):89-99.

Regenstein JM, Regenstein CE. 2002. *The story behind kosher dairy products such as koshercheese and whey cream*. Cheese Reporter 127(4):8, 16, 20.

Regenstein JM, Regenstein CE. 2002. *What kosher cheese entails*. Cheese Marketing News 22(31):4, 10.

Regenstein JM, Regenstein CE. 2002. *Kosher byproducts requirements*. Cheese
Marketing News 22(32):4, 12.

Riaz M. N. and Chaudry M.M ,*Halāl Food Production* (1st edition). New York: CRCPress LLC2004.

Robertwin Divier, *Yahoodiyat; Tāreekh Āqqāid, Falsafā,* Lahore: Publishers Book Homes,2015

Shihab ad-Din Sayyid Mahmud ibn Abd Allah al-Husayni al-Ālusi, *Ruh Al Māni Fi Tafsir Al Qurān Al Azim Wā Sabā Al Masāni* Byroot: Dārul zāqāfāh, 1383 A H.

*The Bible (Kitāb-e-Muqāddas) (*Revised Version Urdu). Lahore: Pakistan Bible Society, 2008.

Ibn Kathīr, 'Imād al-Dīn Abū Al-Fidā Ismā'īl bin 'Umar.*Tafsīr Al-Qur'ān al-'Azīm*, Riyādh: Dār Ṭayibah, 1999.

The Holy Bible in Urdu, Revised version. (Lahore: The Pakistan Bible Society, 1962)
Published by Lahore, 1962.

*The Seven Noachide Laws*. Jewish Virtual Library".Retrieved from www.Jewish virtual library.org.

Tīrmidhī, Muḥammad b. 'Isa. *Jāmi' at-Tirmidhi*, Egypt: Shirkat Maktaba wa Matbā'tū Mustāfā al Bābi al Ḥalbī, 1395 A.H.

Treybig D.*Clean and Unclean Meats*: *a Matter of Health*?*What Does the BibleTeach About Clean and Unclean Meat.* Cincinnati: The United Church of God, 2002.

Van Straten, Folkert T .*Hiera kala : Images of Animal Sacrifice in Archaic and Classic Greece*, Netherland, 2005.